حضرت شاہ ابو سعید حسنیؒ

اور

سلسلۂ ولی اللّٰہی کا ایک گمنام درویش

از

مولانا نسیم احمد فریدی امروہیؒ

سن اشاعت ــــــــــ ۸۹ء

تعداد ــــــــــ ایکہزار

کتابت ــــــــــ آفتاب عالم

طباعت ــــ نشاط آفسیٹ پریس ٹانڈہ فیض آباد

قیمت ــــــــــ ۱۰ر روپئے

ناشر

الفرقان بکڈپو

نظیر آباد ۳۱ر نیا گاؤں مغربی) لکھنؤ

فہرست

عرضِ ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب سے پہلے ہم اللہ ربّ العزت جل جلالہٗ کا شکر ادا کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں، جس نے ادارۂ الفرقان کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ وہ مصلحینِ اُمّت، مجددین دین و ملّت اور داعیان حق کی شخصیتوں، ان کی دعوت و ہدایات اور ان کے اصلاحی و تجدیدی کارناموں سے اُمّت کے عوام کو روشناس کرائے۔

اس سلسلے میں اب تک متعدد کتابیں جیسے "تذکرہ مجدد الف ثانی" "تجلیات ربانی"، "مکتوبات خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ"، "تذکرہ خواجہ باقی باللہ مع خلفاء و صاحبزادگان"، "وصایا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ"، "تذکرہ حضرت شاہ اسمٰعیل شہیدؒ"، "ملفوظات حضرت مولانا محمد الیاسؒ"، "حضرت مولانا محمد الیاس اور ان کی دینی دعوت"، "صحبتے با اہلِ دل (ملفوظات حضرت شاہ محمد یعقوبؒ مجددی) شائع ہو کر ہزارہا بندگان خدا کے لئے ہدایت اور روحانی ترقیات کا وسیلہ بن چکی ہیں ۔۔۔ اور اب اسی ربّ کریم کی توفیق سے یہ مبسوط مقالہ "حضرت شاہ ابو سعید حسنیؒ اور سلسلۂ ولی اللّٰہی کا ایک گمنام درویش"، شائع ہو رہا ہے، اس میں حضرت شاہ ابو سعید حسنیؒ کے روابط، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان سے مراسلات کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں، ساتھ ہی ساتھ مولانا فرید مرحوم نے حضرت شاہ اہل اللہ و حضرت شاہ محمد عاشق پھلتیؒ، حضرت

شاہ نور اللہ بڈھانوی رح اور حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح کے مکتوبات بنام شاہ ابو سعید حسنی رح رائے بریلوی، کہیں کُل اور کہیں اقتباس و تلخیص کی شکل میں ترجمہ کے ساتھ پیش کئے ہیں —— اس کتاب کو پڑھنے کے بعد صاف نظر آتا ہے کہ مولانا فریدی مرحوم کے ساتھ اللہ رب العزت کی خاص توفیق شامل حال ہے، اور وہ اپنی اس کوشش میں پوری طرح کامیاب ہیں کہ مجددین وقت اور مصلحین اُمّت کے ہدایات و تعلیم اور ان کی اصلاحی زندگی کی صحیح تصویر اس طرح سامنے آجائے کہ اسکا امت کے عوام کیلئے مطابق فطرت اور باعث صلاح اور فلاح ہونا بھی کھُلتا جائے، اور قارئین کے دلوں میں نور یقین، اطمینان اور جذبۂ عمل بھی پیدا ہو۔

مولانا فریدی علیہ الرحمۃ کی دلی خواہش تھی کہ ان کی یہ تصنیف جلد از جلد شائع ہو جائے، وفات سے چند ماہ قبل جب ہم نے ان کو اس کی کتابت کی اطلاع دی تو انھوں نے اپنے ایک مکتوب کے ذریعہ بہت مسرت اور اشتیاق کا اظہار فرما کر مفید مشوروں سے بھی نوازا تھا۔ لیکن مشیّتِ خداوندی! کہ یہ ان کی حیات میں شائع نہ ہو سکی۔ ماشاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا فریدی مرحوم کی اس کتاب کو قبول فرمائے اور اس کو اپنے بندوں کی ایمانی و روحانی ترقی کا ذریعہ بنائے۔

محمد حسّان نعمانی
ناظم کتب خانہ الفرقان لکھنؤ

عرض مرتب

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان کا سادات قطبیہ کے علم اللہی خانوادہ سے جو تعلق تھا، بالخصوص حضرت شاہ ابوسعید حسنیؒ سے جو ربط خاطر تھا اسکا اندازہ پورے طریقہ پر اس وقت ہوا، جب میں نے وہ مکاتیب دیکھے جو مجھے مولانا سید ابوالحسن علی ندوی زید مجدہم اور انکے بھتیجے مولانا سید محمد میاں حسنی مرحوم (مدیر البعث الاسلامی) کے ذریعہ دیکھنے نصیب ہوئے ڈاکٹر سید عبدالعلی مرحوم کے خاندانی کاغذات اور نوادرات میں یہ مجموعہ بھی موجود ہے، میں نے اس مجموعہ کو اولاً سرسری طور پر اور ثانیاً بغور مطالعہ کے بعد اس کے مندرجہ مکاتیب کو نقل کرایا تھا، پھر ماہنامہ الفرقان لکھنؤ کی کئی اشاعتوں میں یہ مکاتیب شائع ہوتے رہے۔

یہ مکاتیب اکابر ملت کے نادر مکاتیب ہیں اور ایک بڑا علمی سرمایہ ہیں جن میں سے ۳-۴ کے علاوہ باقی کے شائع ہونے کی اب تک نوبت نہیں آئی تھی ـــــ ان مکاتیب سے معلومات کے بہت سے گوشے واضح ہوتے ہیں، ان مکاتیب کے شائع ہونے پر ولی اللہی سلسلے کے بہت سے تحقیقی زاویئے نمایاں ہوں گے ـــــ اس مجموعہ کے آخر میں بطور ضمیمہ سلسلہ ولی اللہی کے ایک متبع شریعت درویش کا بھی تذکرہ ہے جو حضرت شاہ ابوسعید حسنیؒ رائے بریلوی کے خلیفہ و مجاز ہیں۔

میں مولانا نعمانی مدظلہٗ اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ اور

مولوی محمد الحسنی مرحوم کا شکر گذار ہوں، جنھوں نے اس قیمتی علمی ذخیرہ سے مجھے شاد کام فرمایا۔ اور ان کے مرتب کرنے کا موقع عنایت فرمایا، اور میاں محمد حسان نعمانی سلمہٗ کے لئے دعاگو ہوں، جنھوں نے اس کو کتابی شکل میں شائع کرنے کی ذمہ داری اپنے سر لے لی۔

نسیم احمد فریدی امروہی غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

آج سے پانچ سال پیشتر عالی جناب ڈاکٹر سید عبد العلی حسنی مرحوم و مغفور کے زمانۂ حیات میں ان کی اجازت اور مولانا سید ابو الحسن ندوی زید مجدہم کی وساطت سے مجھے ان کے خاندانی نوادر اور مخطوطات دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی تھی، اب اسی رمضان میں لکھنؤ گیا تو مولانا محمد میاں سلمہم اللہ صاحبزادۂ ڈاکٹر سید عبد العلی حسنی مرحوم نے از راہ کرم فرمائی دوبارہ ان نوادر کے مطالعے کا موقع دیا جن کی مدد سے میں اپنے اس

ا؎ یہ مضمون ذیقعدہ ۸۲ھ میں شائع ہوا تھا۔

مقالے کو مرتب کر رہا ہوں ـــــ اسی ماہ رمضان میں دوسری مرتبہ حضرت مولانا نعمانی مدظلہ کے ہمراہ رائے بریلی حاضر ہونے کا اتفاق ہوا ـــــ وہاں دائرہ حضرت شاہ علم اللہ حسنی قدس سرہٗ اور اس کے آثار باقیہ نے دونوں مرتبہ میری روح کو پیام سکون اور میرے دل و دماغ کو دعوت کیف و نشاط دے کر تاریخ ماضی کا ایک زرّیں باب میری تصور کی آنکھوں کے سامنے کھول دیا ـــــ یہ حضرت شاہ علم اللہؒ کی تاریخی مسجد ہے جسمیں ہزاروں اہل اللہ سربسجود ہوتے ہیں اور علم و ذکر کے حلقے مدتوں اسمیں قائم رہے ہیں ـــــ تقوٰی اور سعادتِ ابدی کی بنیادوں پر یہ مسجد کھڑی کی گئی ہے ـــــ آج بھی اسکے در و دیوار سے دل کی آنکھوں کو خاص کیفیات محسوس ہوتے ہیں ـــــ اسکی طرز تعمیر کو دیکھ کر آثار متبرکہ کی یاد تازہ ہوتی ہے۔ حضرت شاہ علم اللہؒ نے گریۂ شب اور آہِ سحر میں مشغول رہ کر اتباع سنت اور متابعت شریعت کے جذبے کے ساتھ اسی مسجد میں اپنے فیوض و برکات کو تقسیم کیا ہے۔ ان کی باکمال اولاد اور اولاد کی اولاد نے جن میں ہر ایک آفتاب و ماہتاب اور گوہر شب چراغ تھا اس مسجد کے محراب و منبر اور سقف و بام کو اپنے اپنے زمانے میں رُوحانیت کی روشنی سے روشن اور منور رکھا ہے اور درسِ توحید و معرفت اور درسِ کتاب و سُنت سے اس مسجد کی فضاؤں کو معمور کیا ہے انہیں

تعلیمی و تذکیری حلقوں کی تاثیر سے حضرت سید احمد شہیدؒ جیسا مردِ مجاہد اور غازی علم اللہیؒ خاندان میں نمودار ہوا جس نے اسی مسجد کے صحن میں بیٹھ کر ملت اسلامیہ کی سرسبزی و شادابی کے لئے، اُمتِ مسلمہ کی سربلندی اور سرفرازی کے لئے ایک نقشہ بنایا تھا۔ جس کے نتیجے میں وہ بالاکوٹ کے میدان میں مع اپنے رفقاء کے شہید ہو کر حیات اَبدی سے ہمکنار ہو کر اور مستقبل کے لئے ایک ایسی فضا قائم کر دی کہ نعرۂ حق و صداقت گوشے گوشے میں بلند ہوتا رہے اور ایمان و یقین کے جھنڈے اُونچے رہیں۔

یہ سئی ندی ہے، مسجد کے جنوب میں بہ رہی ہے۔ ندیاں تو اور بھی بہت سی ہیں۔ مگر اس میں رونق ہی کچھ اور ہے۔ سکوت شام کے وقت اس کا سکوت گوش دل کو ایک مستقل داستان سناتا ہے، صبح کے سہانے وقت میں اسکی دل آویزی اور بڑھ جاتی ہے۔ کتنے اولیاء اللہ رح نے اپنے مبارک قدوم سے اسکے کناروں کو سرفرازی بخشی ہوگی، کتنے مجاہدین اور ذاکرین نے اس ندی سے وضو کیا ہوگا؟ شام و سحر میں جب چڑیاں ندی کے کنارے مسجد کے بام و در پر اور قریب کے ہرے بھرے کھیتوں پر چہچہاتی ہیں تو ایک خاص کیف حاصل ہوتا ہے۔ اور قلب و دماغ میں یادِ ماضی کی لہریں اٹھنے لگتی ہیں

یہ حضرت شاہ علم اللہ رح آغوشِ لحد میں سو رہے ہیں۔ یہ سادات قطبیہ کے چشم و چراغ ہیں۔ حضرت شاہ آدم بنوری قدس سرہٗ کے خلیفہ

یعنی صرف ایک واسطے سے حضرت مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہٗ کے فیض یافتہ ہیں ـــــ ان کا تقویٰ اور جذبۂ اتباع سنت ، اللہ اکبر۔ تاریخیں اور تذکرے اور ان کے ذکر خیر سے لبریز ہیں۔ ان کی باکمال اولاد کی قبریں ان کے پہلو میں اور آس پاس ہیں ـــــ یہیں ہندوستان کا مایۂ ناز عظیم مورخ (جس کو مولانا حکیم سید عبد الحئی حسنیؒ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے) محو آرام ہے ، یہیں حکیم صاحبؒ کے والد ماجد حضرت مولانا سید فخر الدین خیالی حسنیؒ مدفون ہیں جنہوں نے مہر جہاں تاب لکھ کر اپنے محقق صاحبزادے کے لئے تاریخ و تذکرہ کی شاہراہ قائم کی یہیں حکیم صاحبؒ کے لخت جگر ڈاکٹر سید عبد العلیؒ بھی دفن ہیں جنہوں نے اپنے والد ماجد کے جواہر پاروں اور شاہکاروں کو محفوظ رکھا ، شائع کرایا اور اپنے خاندان کی ایک ایک روایت کو اپنے سینے اور سفینے میں ثبت کیا ، جن کے دینی کارناموں میں ایک زبردست کارنامہ یہ بھی ہے کہ اپنے برادر عزیز مولانا علی میاں مدظلہٗ کی تعلیم و تربیت کا انتظام ایک خاص نصب العین کے ماتحت کیا جس کے نتیجے میں نہ صرف ہندوستان کے تعلیمی و روحانی حلقوں اور عالم اسلامی سے ایک مفید رابطہ قائم ہوا بلکہ یورپ کے مادہ پرستانہ ایوانوں میں بھی غلغلۂ توحید اور نعرۂ صداقت بلند ہو گیا ـــــ آج اس خاندان کی روایات کہن انہیں مولانا علی میاں مدظلہٗ سے زندہ ہیں ـــــ

اللہ تعالیٰ اُنکو اور ان کے خاندان کو صحت و عافیت سے رکھے اور ملت بیضا کو تا دیر ان سے مستفیض رکھے (آمین)

احاطہ مزار حضرت شاہ علم اللہؒ سے کچھ فاصلے پر ایک عظیم شخصیت سپرد زمین ہے، یہ حضرت شاہ ابو سعید حسنیؒ حضرت سید احمد شہیدؒ کے نانا ہیں۔۔۔ ان کے مزار پر ولی اللّٰہی فیوض و برکات مجھ جیسے دور از کار کو بھی محسوس ہوتے ہیں۔ اس باعظمت شخصیت نے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے کس قدر فیض حاصل کیا تھا۔ اور ان کے خاندان سے کس قدر ربط و تعلق تھا اس کو تفصیل سے لکھوں تو مستقل ایک رسالہ ہو جائے مگر مجھے تو ایک مقالہ لکھنا ہے آنیوالا مورخ توفیق پائے گا تو ان کے مزید حالات خاندانی مخطوطات اور دستاویزوں سے لکھے گا۔۔۔ میں اس مقالے میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت شاہ اہل اللہ پھلتیؒ حضرت شاہ محمد پھلتیؒ، حضرت شاہ نور اللہ بڈھانویؒ، حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ کے مکتوبات بنام شاہ ابو سعید رائے بریلوی کہیں کہیں اقتباس اور تلخیص کی شکل میں مع ترجمہ پیش کر رہا ہوں جن سے تاریخ کے طالب خصوصاً ولی اللّٰہی سلسلے کی معلومات کے خواہاں کے لئے بہت سی ایسی باتیں معلوم ہوں گی جو کسی تاریخ اور تذکرے میں نہیں ہیں خود حضرت شاہ ابو سعیدؒ کے مکشوفات اور واردات جو انہوں نے اپنے پیر و مرشد اور دیگر حضرات اکابر کو لکھ کر بھیجے ہیں۔۔۔ اس مقالے

میں شامل کروں تو میرا مقالہ شکوۂ کوتاہیٔ داماں کرنے لگے ۔۔۔ اس لئے حضرت رائے بریلویؒ کی بعض تحریرات بقدر ضرورت کہیں کہیں بطور تلخیص پیش کروں گا بعض اکابر نے حضرت رائے بریلویؒ کے صاحبزادے میاں سید ابواللیثؒ کو بھی (جو ان مکتوبات اکابر کے جامع ہیں) گرامی نامہ بھیجا ہے اس کو بھی حسب موقع شاملِ مقالہ کیا جائے گا۔ آخر میں میر محمد نعمان رائے بریلویؒ (حضرت میر ابوسعیدؒ کے برادرِ عم زاد) کا ایک مفصل مکتوب بھی اس مقالے میں ترجمہ کے ساتھ شامل کیا جائے گا جس میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی وفات کے مکمل حالات ہیں۔ اور جس سے آخری وقت میں بھی حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے اپنے عزیز محبوب مرید کو یاد کرنے کا پتہ چلتا ہے یہ بھی تاریخ کی ایک نادر چیز ہے۔

اب میں حضرت شاہ ابوسعید کے مختصر حالات لکھتا ہوں۔

حضرت شاہ ابوسعید رائے بریلوی کے مختصر حالات

میر شاہ ابوسعید بن سید محمد ضیا بن سید آیت اللہ بن شیخ الاعظم میر شاہ علم اللہ حسنی رائے بریلوی رحمہم اللہ۔

آپ رائے بریلی میں پیدا ہوئے، مولانا عبداللہ[1] امیٹھوی سے تحصیل علم کی

[1] مولانا عبداللہ حنفی امیٹھوی علامہ نظام الدین فرنگی محلیؒ کے شاگرد رشید تھے۔

بعدہٗ اپنے چچا سید محمد صابر ابن سید آیت اللہ نقشبندیؒ سے بیعت ہوئے (جو حضرت خواجہ محمد معصومؒ کے صاحبزادے خواجہ محمد صدیقؒ کے خلیفہ تھے) ایک مدت انکے بتائے ہوئے اشغال میں مشغول رہے۔ اپنے والد کے خلیفہ میر محمد یونسؒ سے بھی اپنے آبائے کرام کی روحانی نسبت حاصل کی، پھر دہلی کا سفر کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ سے روحانی تعلق پیدا کر کے ان سے اخذ فیض کیا حضرت شاہ صاحبؒ کے وصال کے بعد ان کے ماموں زاد بھائی اور خلیفہ حضرت شاہ محمد عاشق پھلتیؒ کی طرف رجوع ہوئے اور اُن سے مابقی سلوک طے کیا۔ حضرت شاہ محمد عاشق پھلتیؒ نے انکو خلافت نامہ لکھا جسمیں تحریر ہے کہ "حضرت شاہ صاحبؒ کے فیض توجہ سے ان کو وہ احوال و آثار ظاہر ہو چکے تھے جو صوفیا کے نزدیک انتہائی درجے کے ہیں۔ جب حضرت شاہ صاحبؒ کا وصال ہو گیا تو انہوں نے قصد کیا کہ نقشبندیہ، قادریہ، چشتیہ، وغیرہا طرق کے مابقی اشغال فقیر سے حاصل کریں۔ جب میں نے اُن کو اس کا شائق پایا تو ان کے مقصد کو پورا کیا اور اس راہ میں ان کے کمال کا مشاہدہ کر کے اجازت دی جس طرح مجھے میرے شیخ معظم (حضرت شاہ ولی اللہ محدثؒ) نیز میرے والد ماجد شیخ عبید اللہ پھلتیؒ نے مجھے اجازت دی تھی ــــ میں نے انکو اس کی بھی اجازت دی" کہ بعد مطالعہ و مراجعت شروح، تفسیر و حدیث اور فقہ و تصوف وغیرہ کا درس بھی دیں" ــــ

علاوہ کمال علم ظاہر و باطن حضرت میر ابو سعیدؒ جلیل الوقار، کریم النفس اور مہمان نواز بزرگ تھے۔ ۲۸ ربیع الاول ۱۱۸۰ھ کو مکہ معظمہ پہونچے اور حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ حاضر ہوئے وہاں چھ ماہ اقامت کی اور شیخ ابو الحسن سندھی الصغیرؒ کے حلقۂ درس میں مصابیح کی سماعت کی، ایک مرتبہ مواجہ شریف میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیدار ہوا، آپ کے خلیفہ شیخ امین الدین کاکوردیؒ نے اپنے رسالے میں لکھا ہے کہ خود حضرت شاہ ابو سعیدؒ فرماتے تھے کہ میں نے مدینۂ منورہ میں اپنی ان ظاہری آنکھوں سے آقائے نامدار حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ بعدہٗ مکہ معظمہ واپس ہوئے اور وہاں جزریہ قاری میر داد انصاریؒ سے پڑھی۔ تجوید کے یہی اُستاد معرفت وسلوک میں آپکے خلیفہ ہوئے ۱۱۸۸ھ میں ہندوستان آئے اور مدراس میں داخل ہوتے وہاں ایک زمانے تک مقبول خواص وعوام ہو کر رہے۔ اس علاقے کے غرباء ورؤساء نے آپ سے آخرت کا نفع حاصل کیا۔ ۹ رمضان ۱۱۹۳ھ کو رائے بریلی تکیۂ حضرت شاہ علم اللہؒ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ آپکے حسب ذیل ممتاز اور جلیل القدر خلفاء تھے۔

(۱) میر عبد السلام بدخشانیؒ (۲) قاری میر داد انصاری مکیؒ (۳) مولانا جمال الدین بن محمد صدیق قطبؒ (۴) مولانا عبد اللہ آفندیؒ۔

(۵) شیخ عبداللطیف حسینی مصری رح (۶) حاجی امین الدین کاکوری رح (۷) شاہ عبدالقادر خالص پوری رح۔

(ماخوذ از نزہتہ الخواطر جلد (۶) و سیرت سید احمد شہید جلد اول طبع چہارم و مجموعۂ نوادرِ قلمی نزد مولانا محمد میاں صاحب حسنی مدیر البعث لکھنؤ

مکتوبات حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح
بنام
حضرت شاہ ابو سعید حسنی رائے بریلوی رح

(۱) حقائق و معارف آگاہ سیادت و نجابت دستگاہ، سلالۃ الاکابر میر سید ابو سعید سلمہم اللہ تعالیٰ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد از سلام محبت التزام مطالعہ نمایند ___ الحمد للہ رب العٰلمین علیٰ عافیۃ الطرفین نامہ

لے مجموعہ نوادر میں حضرت شاہ صاحب رح کے گیارہ مکتوبات ہیں میں نے اس مقالے میں دس مکتوبات کل یا تلخیص کے طور پر لئے ہیں ___ ان مکتوبات کو مولانا سید ابوالقاسم بن سید محمد عبد العزیز ہنسوی رح نے ۱۳۰۳ھ میں مکتوب المعارف کے نام سے مع عرضداشت شاہ ابو سعید رح مطبع مطلع الانوار سہارن پور میں شائع کرا دیا تھا۔ یہ رسالہ اب کمیاب ہے ___ بقیہ دوسرے اکابر کے مکتوبات جو کہ آگے آئیں گے غیر مطبوعہ ہیں۔

مشکیں شمامہ متضمن بعض مشاہدات متعلقہ بلطیفۂ خفیہ واخفیٰ رسید در برابر آں شکر الٰہی بجا آوردہ شد، ایں رلہ کہ میروند ہما طریق مستقیم است کہ اکابر اہل عرفاں رفتہ اند ہیچ دغدغہ، خاطر ایشاں رامشوش نسازد...... بالجملہ آنچہ خدائے تعالےٰ اعطا کردہ است نعمتے است عظیمہ برآں از جان و دل شکر کنندہ و متوقع مزید باشند و آنچہ از نور محمدی علیٰ صاحبہ الصلوٰت و التسلیمات دیدہ اند تمامش است از نسبت اویسیہ، سابق آرزوئے ایں نسبت داشتند، الحمدللہ کہ حاصل شد۔ برائے خفقان خواندن یاحمید مفید خواہد بود متفرق در اوقات صلوٰۃ خمس و خواہ یک جا ہزار بار۔ در باب وجہ معاش و آسودگی ایشاں...... متفکر نباشند ہر چہ میگذرد ہمہ حکمت حق است و نافع است بنسبت شما۔ ہر چند نافعیت معلوم نباشد من بعد روشن خواہد شد والسلام۔ فقیر زادہا و والدہ ایشاں سلام می رسانند و متوقع دعائے خیر ہستند کہ دعائے مومن برائے برادر غائب مستجاب است۔

ترجمہ ــــ حقائق و معارف آگاہ سیادت و نجابت دستگاہ..... میر سید ابو سعید سلمہم اللہ تعالےٰ۔

فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام محبت التزام مطالعہ فرمائیں ـــــ طرفین کی خیر و عافیت پر اللہ رب العلمین کی حمد ہے۔ آپ کا نامۂ مشکیں شمامہ جو بعض مشاہدات متعلقہ بلطیفۂ خفیہ و اخفیٰ کے بارے

میں لکھا تھا۔ پہونچا۔ شکر الٰہی ادا کیا گیا۔ یہ راستہ جس پر آپ چل رہے ہیں وہ صراط مستقیم ہے جس پر اکابر اہل عرفاں گامزن ہوئے ہیں۔ کسی قسم کا دغدغہ آپکے دل میں نہیں ہونا چاہئے۔۔۔۔۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جو کچھ خداوند کریم نے آپ کو عطا فرمایا ہے وہ ایک عظیم نعمت ہے اس کے حصول پر جان و دل سے شکر کریں اور مزید نعمت کی توقع رکھیں۔ اور نورِ محمدی صلے اللہ علیٰ صاحبہ وسلم جو دیکھا ہے وہ بھی نسبتِ اویسیہ کا ظہور ہے۔ پہلے سے اس نسبت کی آرزو رکھتے تھے الحمد للہ کہ اب حاصل ہو گئی۔ دل کی گھبراہٹ کے دفع کرنے کے لئے یا حمید پڑھنا مفید ہوگا۔ ایک ہزار مرتبہ خواہ متفرق پانچوں نمازوں کے اوقات میں خواہ ایک جگہ۔ وجہ معاش اور آسودگی کے بارے میں متفکر نہ ہوں جو صورت گزر رہی ہے وہ عین حکمت الٰہی ہے۔ اور آپ کے حق میں نافع ہے۔ اگرچہ بالفعل اسکی نافعیت معلوم نہ ہو بالآخر اس کا نافع ہونا واضح ہو جائے گا والسّلام۔ فقیر کے لڑکے اور ان کی والدہ سلام کہتے ہیں اور دعائے خیر کے متوقع ہیں اسلئے کہ برادر غائب کے حق میں دعائے مومن مستجاب ہوتی ہے۔

(۲) سیادت و نقابت پناہ حقائق و معارف آگاہ سلالۃ الاکابر میر سید ابو سعید سلمہ اللہ تعالےٰ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ، بعد سلام محبت التیام مطالعہ نمائیند۔ الحمد للہ علی العافیہ والمسئول من فضلہ ان یدیم العافیۃ لنا

ولکم ــــ بعد انتظارِ بسیار رقیمہ کریمہ متضمن بعض معارف و بعض اسولۂ ضروریہ رسید چوں مشعر بعافیت و سلامت ایشاں بود مع اولاد و اتباع، موجبِ کمال سرور باعثِ حمدِ الٰہی شد .... والسلام از اندرون خانہ سلام خوانند ہمیشہ خیریت ایشاں مسئول از جناب رب العزت می باشد انچہ از ایذائے برادراں نوشتہ بود ند معلوم شد خود سعی در ایذائے کسے نکنند خدائے تعالےٰ نصرت خواہد داد میر محمد معین و میر محمد امام و میاں یونس سلام خوانند برخوردار سعادت اطوار میر ابو اللیث دعوات خوانند فرزند ابو القاسم مبارک باد خدائے تعالےٰ بعافیت دارد ــــ از عبد العزیز سلام نیاز قبول باد۔

ترجمہ ــــ سیادت پناہ حقائق و معارف آگاہ ..... میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالےٰ۔

فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام محبت التیام مطالعہ کریں ــــ خیر و عافیت پر خدا کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس کے فضل سے اس بات کا خواہاں ہوں کہ وہ مدام ہماری اور آپ کی عافیت کو برقرار رکھے ــــ بڑے انتظار کے بعد آپ کا مکتوب جوکہ بعض معارف اور بعض سوالاتِ ضروریہ پر مشتمل تھا ــــ پہونچا۔ چونکہ وہ مکتوب آپکی اور آپ کی اولاد متعلقین کی عافیت وسلامتی سے آگاہی دینے والا تھا اسلئے موجبِ کمال مسرت

اور باعثِ حمدِ الٰہی ہوا...... والسلام اندرون خانہ سے راہلیہ کی طرف سے اسلام
۔۔۔۔ آپ کی خیریت ہمیشہ جناب رب العزت سے چاہی جاتی ہے۔۔۔ جو کچھ بھائیوں
کی ایذا دہی کے متعلق لکھا تھا معلوم ہوگیا خود کسی کو ایذا دینے کی سعی نہ کریں اللہ
تعالیٰ مدد فرمائے گا۔۔۔ میر محمد معین، میرزا امام اور میاں محمد یونس کو سلام
برخوردار سعادت اطوار میر ابو اللیث کو دعائیں۔۔۔ فرزند ابو القاسم مبارک
ہو۔۔۔ اللہ تعالیٰ عافیت سے رکھے عبد العزیز کا سلام نیاز قبول ہو

(۳) سیادت ونقابت مآب حقائق ومعارف آگاہ۔ سلالۃ الکرام میر
ابو سعید سلمہ اللہ تعالیٰ

از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلام مطالعہ نمائند۔۔۔ الحمد للہ
علی العافیۃ والمسئول من اللہ عز وجل ان یدیم العافیۃ لنا
ولکم۔۔۔ اجمالاً ہمیشہ در حق ایشاں طلب کردہ می آید کہ خدائے عز وجل
ہم در ظاہر نعمت خود دہد و بغیر خود محتاج نگذارد و ہم در باطن اعانت و انعام
فرماید تا بر جادۂ آبائے کرام مستقر ماندہ بہمہ جہت مرضی باشند انہ قریب
مجیب۔۔۔ اگر نجیب الدولہ در باب آں عزیز القدر خط موثر نویسد و
چبدار ہمراہ کند می باید بآں طرف رفت متوکلا علی اللہ ومعتمداً علیہ۔۔۔ و ایں را
یکے از انواع تیسیر الٰہی دانند می ہوا بہم رسد اینجا تشریف آوردہ رمضان
اینجا گزرانیدہ باہستگی قصدِ وطنِ مالوف نمائند۔ خدائے عز وجل ہر چہ اوفق

واصلح باشد ہمارا بظہور آرد والسلام۔ خان عزیز القدر ابراہیم خلیل خاں از فقیر سلام و دعوات خوانند و شیخ غیاث الدین و سادات دیگر ہر کہ آنجا باشند سلام محبت مشام مطالعہ نمائند۔ محمد فصیح بخدمت ایشاں می رسد در کار معہود ہر قدر ممکن باشد توجہ خواہد نمود احتیاج ابرام نیست والسلام۔

ترجمہ ــــ سیادت مآب حقائق و معارف آگاہ..... میر ابوسعید سلمہ اللہ تعالےٰ فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مطالعہ کریں عافیت پر اللہ کا شکر ہے۔ اللہ تعالےٰ سے درخواست ہے کہ وہ ہمیں اور آپ کو ہمیشہ عافیت سے رکھے۔ اجمالی طور پر ہمیشہ آپ کے حق میں یہ دعا کی جاتی ہے کہ خدائے عز و جل آپکو ظاہر میں بھی اپنی نعمت سے نوازے اور اپنے علاوہ کسی کا محتاج نہ کرے اور باطن میں بھی اعانت و انعام فرمائے تاکہ اپنے آبائے کرام کے راستے پر قائم رہ کر ہر طریقہ سے پسندیدہ ثابت ہوں۔ انہ قریب مجیب ــــ اگر نجیب الدولہ اعزیز کے سلسلے

لہ میر ابوسعیدؒ جائدادی معاملات میں اپنے وطن سے نجیب الدولہ کے پاس تشریف لے گئے تھے غالباً نجیب الدولہ کا لشکر اس زمانے میں ضلع میرٹھ میں کہیں تھا۔ اسوقت مرہٹوں کا شدید ہنگامہ تھا، وطن کی واپسی میں دشواریاں پیش آئیں۔ بالآخر رفعت مآب ابراہیم خلیل خاں کی ہمراہی میں میر ابوسعیدؒ اپنے وطن پہونچے جیسا کہ ایک دوسرے مکتوب سے معلوم ہو رہا ہے۔ مکتوب گرامی پر تاریخ نہیں ہے جس سے معلوم ہو جاتا کہ یہ کس زمانے کا واقعہ ہے اندازہ یہ ہے کہ جنگ پانی پت سے کچھ پیشتر کی بات ہے۔

میں کوئی موثر خط لکھ دیں اور چوبدار ہمراہ کر دیں تو اللہ پر توکل اور بھروسہ کر کے اپنے وطن کی طرف جائیں ــــ اور اس سہولت کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک قسم کی آسانی تصور کریں ــــ اگر گرمئ شوق بہم پہونچے تو پھر رمضان ہمارے یہاں آکر گزاریں اور اطمینان سے قصدِ وطنِ مالوف کریں۔ جو صورت بھی بہتر ہو اللہ تعالےٰ اسے کو ظہور میں لائے۔ والسلام خان عزیز القدر ابرہیم خلیل خاںؒ کو فقیر کی طرف سے سلام و دعا اور شیخ غیاث الدین اور دیگر سادات جو وہاں (لشکر میں) ہوں سلام محبت مشام مطالعہ کریں ــــ محمد فصیح آپکی خدمت میں پہونچ رہے ہیں کار معہود میں جس قدر ممکن ہو توجہ کریں زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔

(۴) ایک مکتوب گرامی کے آخر میں ارقام فرماتے ہیں۔

بدست ہر آئندہ ایں صوب احوال۔ اس طرف کے ہر آنے والے

ؒ شیخ خلیل اللہ خاں ابن شیخ کرم اللہ خاں ابن منتظم الملک .... ہفت ہزاری صوبہ دار خیرآباد وغیرہ ــــ آپ نہایت ذی استعداد شاعر اور تاریخ داں تھے۔ شجاع الدولہ کی شکست کے بعد نواب عبد الرحیم خاں برادرِ نواب ابو المنصور خاں صفدر جنگ کی رفاقت میں رہے عہدۂ جلیلہ پر فائز ہوئے۔ ۲-۳- محال بھی سپرد ہوئے۔ اور خطاب خاں بھی عطا ہوا تھا ...... (تذکرہ مشاہیر کاکوری) غالباً یہاں ابراہیم خلیل اللہ خاں سے یہی شیخ خلیل اللہ خاں ابن شیخ کرم اللہ خاں مراد ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ظاہر و باطن خود می نوشتہ باشند کہ خاطر نگراں جانب ایشاں می ماند

کے ہاتھ اپنے احوال ظاہر و باطن لکھ کر بھیجتے رہیا اسلئے کہ دل آپکی طرف نگراں رہتا ہے۔

(۵) حقائق و معارف آگاہ سیادت و نجابت دستگاہ میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالےٰ۔

از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلام مطالعہ نمائند ــــ الحمد للہ علی العافیہ ــــ نامۂ مشکیں شمامہ رسید احوال باطن کہ نوشتہ بودند ہمہ بہر نہج صواب است انچہ سابق واضح شدہ بود از لطیفۂ سر بود و انچہ الحال واضح شد از لطیفۂ خفیہ است ہمہ خیر است و ہمہ بر نہج صواب است ان شاء اللہ تعالےٰ بتفصیل و با توفیق با شریعت نوشتہ شود الحال وقت تنگ است۔ دو ٹوکری بھنگی انبہ رسید و یکے بخانۂ میاں اہل اللہ رسید جزاکم اللہ خیر الجزاء از اندرون خانہ و از فقیر زادہا و از خواجہ محمد امین و جمیع اہل مدرسہ سلام خوانند۔

ترجمہ ــــ حقائق و معارف آگاہ سیادت و نجابت دستگاہ میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالےٰ۔

فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام مطالعہ کریں ــــ الحمد للہ عافیت سے ہوں ــــ نامہ مشکیں شمامہ پہونچا ــــ احوال باطن جو لکھے تھے سب صحیح

ہیں جو حال پہلے ظاہر ہوا تھا لطیفۂ سر سے تھا اور جو کچھ اب واضح ہوا ہے لطیفۂ خفیہ سے ہے سب بہتر ہے اور درست ہے اگر اللہ نے چاہا تو شریعت کے تطابق کے ساتھ تفصیل سے (آئندہ) لکھا جائے گا اب وقت تنگ ہے۔ آموں کی دو بہنگیاں مجھ کو ملیں اور ایک میاں اہل اللہ کے گھر پہونچی۔ اللہ تعالےٰ آپ کو بہترین جزا عطا فرمائے ـــــ اندرون خانہ فقیر زادوں نیز خواجہ محمد امین اور تمام اہل مدرسہ کی طرف سے سلام پہونچے۔

(۶) .... بالجملہ بخاطر جمع دریں سیر وسلوک سعی نمائند ہمہ موافق سیر صوفیہ است و ہم مطابق شریعت دریں سخن آخر طول و عرضے دارد کہ بالفعل در نوشتن نمی آید۔

الغرض دلجمعی کے ساتھ سیر و سلوک میں سعی کریں یہ سب کچھ سیر صوفیہ کے موافق ہے اور مطابق شریعت بھی ہے مطابقت شریعت والی بات ذرا طول و عرض رکھتی ہے۔ فی الحال نہیں لکھی جا رہی ہے۔

(۷) حقائق و معارف آگاہ، سیادت و نقابت دستگاہ میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالےٰ۔

از فقیر ولی اللہ عفی عنہ، بعد سلام محبت التزام مطالعہ نمائند ـــ الحمد للہ علی العافیہ ـــ ازاں باز کہ بسبب ہجوم مرہٹہ انتقال از میرٹھ نمودہ ہمراہ رفعت مآب ابراہیم خلیل خاں آں گزار گنگا رفتند ـــ مدتے گزشتہ

کہ احوال خیریت مآلِ آں عزیز القدر نشنیدہ بودم ـــ الحمدللہ نامۂ نامی ـ
ایشاں رسید ـــ موجبِ تسکینِ خاطر فاتر گشت مبدء را اجمال و عالم را
تفصیل نوشتہ بودند و از مشاہدہ اینصورتِ انس و سرور وار استتار آں
تفرقہ و حزن می خیزد ایں ہمہ موافق قاعدہ است راہیکہ سلف رفتہ اند ہیں
راہ راست ہیچ تردد بخاطر راہ ندہند ..... یک تعویذ تواسیر برائے بستن...
..... و دیگر برائے شستہ خوردن فرستادہ شد ـــ رفعت مآب ابراہیم خلیل
خاں سلام شوق مطالعہ نمائند ـ

ترجمہ ـــ حقائق و معارف آگاہ ...... میر ابو سعید سلمہ اللہ تعالیٰ
فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعد سلام محبت التزام مطالعہ کریں ـــ
الحمدللہ عافیت سے ہوں ـــ اسکے بعد سے کہ ہجوم فوج مرہٹہ کی وجہ سے
میرٹھ سے منتقل ہو کر ہمراہ ابراہیم خلیل خاں گنگا پار کر کے دو طن ہو گئے تھے
ـــ ایک مدت گذر گئی تھی کہ آپ کے احوال خیریت مآل سے آگاہ نہ تھا ـــ
الحمدللہ نامۂ نامی پہونچا ـ موجبِ تسکینِ خاطر ہوا مبدء کو اجمال اور کائنات
عالم کو تفصیل ـــ تحریر کیا تھا ـ اس صورت کے مشاہدے سے انس و سرور
اور غائب ہو جانے سے تفرقہ و حزن ہوتا ہے اور یہ سب موافقِ قاعدہ ہے
سلف جس راستے پر چلے ہیں وہ یہی راستہ ہے ، کوئی فکر دل میں نہ رکھیں
..... ایک تعویذ تواسیر کا باندھنے کے لئے اور دوسرا دھو کر پینے کیلئے

بھیجا گیا ہے۔ رفعت مآب ابراہیم خاں سلام شوق مطالعہ کریں۔

(۹)...... فقیر بجہت جمعیت ظاہر و باطنِ ایشاں و برائے صحت مزاج و کشائش رزق داعی است خدائے عزوجل کرم خود قبول فرماید۔	فقیر آپکی جمعیت ظاہر و باطن نیز صحتِ مزاج اور کشادگی رزق کے لئے دعاگو ہے خدائے عزوجل اپنے فضل و کرم سے یہ دعا قبول فرمائے۔

(۹) حقائق و معارف آگاہ، خلاصہ دودمانِ سیادت و سلالہ خاندانِ سعادت میر ابو سعید سلمہ اللہ ـــــ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلام مطالعہ نمائند ـــــ الحمد للہ علی العافیۃ ـــــ رقیمہ کریمہ مشتمل بر احوالِ خویش نگاشتہ بودند رسید و بسعیِ ایشاں صد روپیہ بدست آمد خدائے تعالیٰ برکات بسیار نصیب ایشاں کناد ـــــ اگر سفارش نواب وجو بدار بدست آمدہ است البتہ بوطن باید رفت امید از لطف حضرتِ لطیف آنست کہ وجہے برائے جمعیت ظاہر پیدا شود ۲ تہ قریبے عجیبے .... والسلام والاکرام عزیز القدر ابراہیم خلیل خاں سلام اشتیاقِ تمام مطالعہ نمائند فقیر محمد امین سلام شوق میرساند۔

ترجمہ ـــــ حقائق و معارف آگاہ ...... میر ابو سعید سلمہ اللہ ـــــ فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی جانب سے بعدِ سلام

مطالعہ کریں ۔ الحمدللہ خیر وعافیت سے ہوں۔ مکتوب گرامی جو احوال پر مشتمل تھا پہونچا ۔ اور آپ کی سعی سے تنور دیے حاصل ہوئے اللہ تعالیٰ برکات بسیار آپکو نصیب فرمائے ۔ اگر نجیب الدولہ کی سفارش اور جو بدار مل گیا تو اپنے وطن رائے بریلی جانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کے لطف وکرم سے امید یہ ہے کہ کوئی صورت جمعیت ظاہر کی پیدا ہوگی۔ انہ قریب مجیب ۔ ..... والسلام والاکرام عزیز القدر ابراہیم خلیل خاں سلام شوق مطالعہ کریں (کاتب تحریر ہٰذا) فقیر محمد امین سلام شوق پیش کرتا ہے ۔

(۱۰) حقائق ومعارف آگاہ خلاصۂ دودمانِ نجابت میر ابوسعید بعافیت دارین باشند۔ از فقیر ولی اللہ عفی عنہ بعد سلام واضح باد ۔ از زبان بعض مردم شنیدہ شد کہ آں سیادت پناہ را عارضہ گسل (یا کسل؟) پیش آمدہ بود خاطر متردد است احوال خیریت مآلِ خود بنولیسند ۔ واز سر انجام کاریکہ بسبب آں در لشکر توقف شد نیز برنگارند ۔ در رجب صد روپیہ از طرف نواب رسیدہ بود آدم رافرستادہ شد اگر صد یا زیادہ کم بدست آید دریں ایام مطلوب است ۔ خان والاشان ابراہیم خلیل خاں سلام مطالعہ نمائند ۔ میر عتیق اللہ ومیاں غیاث الدین وجمیع یاران آنجا سلام

مطالعہ نمائند۔

ترجمہ ـــ حقائق معارف آگاہ..... میر ابو سعید عافیت سے رہیں۔ فقیر ولی اللہ عفی عنہ کی طرف سے بعدِ سلام واضح ہو کہ۔ بعض لوگوں کی زبانی سنا گیا کہ آپ کچھ علیل ہو گئے تھے۔ دل پریشان ہے۔ اپنے احوال خیریت مآل لکھیں۔ اور جس کام کی وجہ سے لشکر میں ٹھہرنا پڑا ہے وہ انجام پایا یا نہیں اسکو بھی لکھیں۔ ماہِ رجب میں نواب (نجیب الدولہ) کی طرف سے سو روپے ہو چکے تھے۔ اگر سو روپے یا اس سے کم و بیش حاصل ہو جائیں تو اس وقت مطلوب ہیں۔ آدمی کو بھیجا گیا ہے۔ خان والا شان ابراہیم خلیل خان سلام مطالعہ کریں۔ میر عتیق اللہ، میاں غیاث اللہ اور اس جگہ کے تمام دوستوں کو سلام۔

مکتوب حضرت شاہ اہل اللہ پھلتی رح

برادرِ خورد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رح

بنام حضرت شاہ ابوسعید حسنی رح

بخدمت حقائق و معارف آگاہ فضیلت و کمالات دستگاہ سیدنا سید ابوسعید جیو سلمہم اللہ و ابقاہم — از فقیر اہل اللہ بعد السلام ملتمس است کہ خط بہجت نمط رسید آنچہ از راہ مہربانگی و شفقت کہ در بارۂ ایں فقیر مبذول میدارند عنایات و توجہاتِ ظاہری و باطنی مصروف فرمودند شکر آں بکدام زبان بیان نمودہ آید......

لہ الشیخ الکبیر اہل اللہ بن عبد الرحیم بن وجیہ الدین العمری الحنفی البھلتی احد علماء الربانیین و عباد اللہ الصالحین آپ نے اپنے بڑے بھائی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح سے اخذ علوم دین کیا۔ طب بھی پڑھی اور اس میں کمال حاصل کیا۔ آپ کی کئی تالیفات و تصنیفات ہیں ان میں سے ایک (۱) مختصر ہدایۃ الفقہ ہے جو کہ ہدایہ کا انتخاب ہے (۲) مختصر تفسیر قرآن (۳) چہار باب (در فقہ و عقائد) (۴) تکملہ ہندیہ (در علم طب) غالباً ۱۱۸۷ھ میں انتقال ہوا جیسا کہ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رح کے ایک مکتوب (محررہ ۱۱۸۷ھ) سے واضح ہوتا ہے۔ ماخوذ از نزہۃ الخواطر جلد ۶۔ (مزار پھلت ضلع مظفر نگر میں ہے۔ راقم نے زیارت کی ہے۔)

حضرت سبحانہٗ وتعالےٰ ترقیات دارین وکمالات کونین نصیب آں باذل النفسہ فی مرضات اللہ گرداند چنانچہ ایں نیاز مند را از فکرِ معاش نجات بخشیدند او جل وعلا از جمیع حاجات از دین و دنیا ذات سامی را اخلاص و نجات عنایت فرماید، توقع آنست کہ ایں ورد کہ بہ بخشی رام حوالہ شدہ است بوضعِ جریان دادہ شود کہ اینجا یا بر دیگر پرگنہ کہ بلاکلفت میسر آمدہ باشد ماہ بماہ بلا دقت بدست می آمدہ باشد زیادہ چہ — دہرچہ صلاح دید صاحب بود بہتر است۔ بخدمت میاں محمد عتیق جیو سلام رسد — حسب الایمائے خطِ شکر گذاری بجانِ رفعت نشان مرقوم شدہ اگر مناسب دانند بگزرانند۔

ترجمہ —— حقائق و معارف آگاہ، فضیلت وکمالات دستگاہ سیدنا سید ابو سعید صاحب سلمہم اللہ وابقاہم — کی خدمت میں فقیر اہل اللہ کی طرف سے بعد از سلام نیاز عرض ہے کہ خطِ بہجت نمط پہونچا — از راہِ مہربانی و شفقت — جو کہ اس فقیر پر مبذول فرماتے رہتے ہیں، جو کچھ ظاہری و باطنی عنایات و توجہات آپ نے کی ہیں اس کا شکریہ کس زبان سے ادا کیا جائے ...... اللہ تعالےٰ آپ کو — کہ آپ اسکی مرضیات میں اپنی جان کو خرچ کرنے والے انسان ہیں — ترقیات دارین اور کمالات کونین نصیب فرمائے — آپ نے جس طرح اس نیاز مند کو فکر معاش سے نجات دی اللہ جل شانہٗ آپ کو بھی دین و دنیا کی جمیع حاجات سے بے فکر فرمائے — امید یہ

ہے کہ یہ وظیفہ جو کہ بخشی رام کے حوالے کیا گیا ہے اس طور پر برابر جاری رہیگا کہ اس جگہ (پھلت) یا کسی دوسرے پرگنے میں ماہ بماہ بلا دقت حاصل ہو جایا کرے گا۔ زیادہ کیا لکھوں۔ جو بھی آپ کی صوابدید ہو بہتر ہے۔ میاں محمد عتیق صاحب کی خدمت میں سلام پہونچے۔ آپکے حسب الایماء خان رفعت نشان (ابراہیم خلیل خاں) کو بھی خط شکر گذاری مرقوم کر دیا گیا ہے اگر مناسب سمجھیں تو (آپ ہی) اسکو وہاں پہونچا دیں۔

ایک مکتوب گرامی میں حضرت شاہ اہل اللہؒ حضرت رائے بریلوی کو تحریر فرماتے ہیں۔

احوال یومیہ کہ از توجہ وجیہہ صورت گرفتہ است بفضل الٰہی تا حال تحریر جاری است و ایں نیاز مند باد یگر کس و کوئے خود رطب اللسان شکر گزاری است اللہ تعالیٰ دیر گاہ سلامت دارد فقیر زادہ محمد مقرب اللہ سلام نیاز می رساند۔ زیادہ چہ نویسد۔

احوال یومیہ جو آپ کی توجہ سے درست ہو گئے ہیں تا دم تحریر ہذا ٹھیک چل رہے ہیں یہ نیاز مند اپنے متعلقین سمیت آپ کی شکر گزاری میں تر زبان ہے۔ اللہ تعالیٰ دیر تک آپ کو رکھے۔ فقیر زادہ محمد مقرب اللہ سلام کہتا ہے زیادہ کیا لکھوں۔

مکتوب حضرت شاہ اہل اللہ پھلتی
بنام شاہ ابواللیث حسنی ملقب بہ ابوالعیش رح

فرزند شاہ سید ابوسعید حسنی رح

عزیز القدر سیادت مرتبت سید ابوالعیش سلمہ ربہٗ بعد از سلام
شوق التیام مطالعہ نمایند کہ شوقِ دیدارِ ایشاں از استماعِ سعادت
مندیٔ شان زبانیٔ والدِ بزرگوار بحد کمال است اللہ سبحانہٗ تعالیٰ بہ
عافیتِ طرفین وخیریتِ جانبین ملاقاتِ مسرت آیات میسر فرماید ——
یقین است کہ باشتغال علومِ ظاہری وتحصیل سلوک باطنی از جناب
قبلہ گاہ خود کہ جمع کمالاتِ دارین اند مشغول خواہید بود کہ بزرگ زادۂ خاندان

لہ السید الشریف ابواللیث بن ابی سعید بن محمد ضیاء بن آیت اللہ بن شیخ الکبیر علم اللہ
النقشبندی البریلوی احد الرجال المعروفین بالفضل والصلاح۔ آپ نے اپنے والد سے علم
حاصل کیا اور انہیں سے طریقہ اخذ کیا اور ارشاد وتلقین میں اپنے والد ماجد کے جانشین
ہوئے۔ سفر حرمین میں اپنے والد کے ہمراہ تھے مدراس میں اقامت اختیار کر لی تھی ایک
زمانہ تک وہاں رہ کر روحانی فیض پہونچایا اسی علاقے میں انتقال ہوا۔ آپ کی
قبر بندرگاہ کوڑیال میں ساحل سمندر پر ہے۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۶) آپ کا لقب
ابوالعیش تھا۔ ان مکتوباتِ اکابر کے جامع آپ ہی ہیں۔

عالیہ را ازیں ہر دو چیز ناگزیر است۔ زیادہ بجز شوق و دعا چہ نویسد۔

ترجمہ۔ عزیز القدر سیادت مرتبت ...... بعد از سلام شوق۔
مطالعہ کریں۔ مجھے تمہارے دیکھنے کا اشتیاق بحدِ کمال ہے اسلئے کہ میں نے تمہارے والد بزرگوار کی زبانی تمہاری سعادت مندی کی باتیں سنی ہیں۔ اللہ تعالےٰ طرفین و جانبین کی خیر و عافیت کے ساتھ ملاقات میسر فرمائے۔ یقین ہے کہ تم اپنے والد کی خدمت میں ۔۔۔ جو کہ مجمع کمالاتِ دارین ہیں۔ اشتغال علوم ظاہری اور تحصیل سلوک باطنی کے اندر مشغول ہو گئے اسلئے کہ خاندان عالی کے ایک بزرگ زادے کے لئے یہ دونوں چیزیں ضروری ہیں۔ زیادہ بجز شوق و دعا اور کیا لکھوں۔

مکتوب مولانا نور اللہ بڈھانوی[1] بنام حضرت شاہ سید ابو سعید حسنی

مجمع محامد و فضائل معدنِ محاسن و فواضل، سعادت و کرامت مآب معارف و کمالات انتساب مکرمی مہربان میر سید ابو سعید جیو سلمہ اللہ المجید۔ ازیں فقیر نور اللہ بعد سلام نیاز مطالعہ فرمایند۔ ملاطفت نامہ وصول فرمود ابتہاج و سرور بخشید یاد آوری بزرگان بشارتِ سعادت است الحمد للہ علی ذٰلک۔ اکثر اوقات بذکر اخلاق و اشفاق رطب اللسان است اللہ تعالیٰ

---

[1] الشیخ العالم الکبیر المحدث نور اللہ الصدیقی البرہانوی احد فحول العلماء۔ آپ قصبہ بڈھانہ ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے وہیں نشو و نما پائی۔ بچپن ہی سے تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ تحصیل علم ہی کے لئے دہلی کا سفر کیا اور شیخ الکبیر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حلقۂ درس میں داخل ہوئے۔ طویل زمانے تک حضرت شاہ صاحب کی تعلیم و تربیت اور فیض صحبت سے مستفیض ہوئے آپکا شمار اپنے استاذ معظم کی حیات ہی میں اکابر علماء میں ہونے لگا تھا۔ حضرت شاہ عبد العزیز محدث دہلوی نے آپ سے کتب علم فقہ پڑھیں۔ حضرت شاہ عبد العزیز آپکے داماد تھے۔ غالباً ۱۱۸۰ھ میں انتقال ہوا جیسا کہ حضرت شاہ عبد العزیز کے ایک مکتوب سے اندازہ ہوتا ہے۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۶) حضرت مولانا شاہ عبد الحی ابن حبۃ اللہ بڈھانوی (رفیق حضرت سید احمد شہید) انہیں مولانا شاہ نور اللہ بڈھانوی کے پوتے تھے۔

بجمعیت قلبی وقالبی محظوظ دارد واز نامرضیات محفوظ۔ از مژدۂ عزم قدوم میمنت لزوم اشتیاق دیدار فرحت آثار دوبالا شد۔ او تعالیٰ زود بوجہ احسن مشتاقان را بملاقات سامی مسعود سازد۔ بالجملہ فقیر بدعائے خیر مشغولی دارد "انہ قریب مجیب"۔ ونام شخصے کہ از اقربائے اینجا است محمد راجی است اگر آنجا باشد البتہ پیش خود طلبیدہ فرمایند کہ خبر خیریت بنویسد۔ نیازمند عطاء اللہ مع برادراں وقاضی جیو ومیاں سراج الدین ودیگر اعزہ سلام نیاز میرساند....

ترجمہ:- مجمع حمائد وفضائل..... مکرمی مہربان میر سید ابو سعید صاحب سلمہ اللہ اس فقیر نور اللہ کی طرف سے بعدِ سلام مطالعہ فرمائیں۔ الطاف نامہ وصول ہوا مسرت بخشی۔ بزرگوں کی یاد آوری بشارتِ سعادت ہوتی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔ اکثر اوقات آپ کے اخلاق واشفاق کے ذکر میں رطب اللسان رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جمعیتِ ظاہری وباطنی کے ساتھ محظوظ رکھے اور اپنی نامرضیات سے محفوظ۔ آپ کی تشریف آوری کے قصد کا مژدہ پڑھ کر اشتیاقِ دید دوبالا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ جلد بوجہ احسن مشتاقوں کو ملاقاتِ گرامی سے سعادت اندوز فرمائے۔ بالجملہ فقیر دعائے خیر میں مشغول ہے۔ "انہ قریب مجیب"۔ اور اس شخص کا نام جو میرے اقربا میں سے ہے محمد راجی ہے اگر وہاں ہو تو اپنے پاس بلا کر فرمائیں کہ دکم

ازکم، اپنی خیریت تو لکھ کر بھیجدے ۔ عطاء اللہ مع برادران، قاضی صاحب اور میاں سراج الدین نیز دیگر اعزہ سلام پہونچاتے ہیں ......

مکتوبات حضرت شاہ محمد عاشق پھلتیؒ بنام حضرت شاہ ابو سعید حسنیؒ

مکتوب[1] ۔ سیادت و نقابت مرتبت خلاصہ دودمان نجابت) حقائق و معارف آگاہ فضائل دستگاہ میر ابو سعید جیو سلمہ اللہ تعالیٰ ۔ بعد از سلام اشواق الیتام از فقیر محمد عاشق مشہود ضمیر معارف تخمیر باد کہ الحمد للہ علی العافیۃ ونسئل اللہ تعالیٰ ان یدیم لنا ولکم ایاھا ۔ اشفاق نامہ کہ بنام میاں شاہ نور اللہ جیو و فقیر ارقام فرمودہ بودند

---

[1] الشیخ العالم الکبیر المحدث محمد عاشق بن عبید اللہ بن محمد الصدیقی الپھلتیؒ ۔ بچپن ہی سے آپ نے علم سے اشتغال رکھا اور حضرت شاہ ولی اللہ فاروقی محدث دہلویؒ کی خدمت میں تکمیل کی۔ آپ حضرت شاہ صاحبؒ کے ماموں زاد بھائی تھے حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ سے آپ نے علم معرفت کو اخذ کیا۔ حرمین شریفین کے سفر (۱۱۴۳ھ تا ۱۱۴۵ھ) میں آپ حضرت شاہ صاحبؒ کے ہمراہ تھے۔ حرمین کے جو اساتذہ حضرت شاہ صاحبؒ کے ہیں وہ آپ کے بھی ہیں جن میں سب سے بڑے حضرت شیخ ابو طاہر محمد ابن ابراہیم کردی مدنیؒ ہیں۔ حضرت شیخ ابو طاہر کردیؒ نے بھی آپکو اجازتِ حدیث دی۔ آپ حضرت شاہ صاحبؒ کے تلامذہ اور خلفاء میں سب سے اونچا مرتبہ رکھتے ہیں۔ (باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

ورود تودد نمود ـــ الحال کہ فقیر بجہت تحصیلِ شرفِ ملاقات ملازمت حضرت قبلۂ کونین مدّ اللہ ظلہم العالی رسیدہ عرضی ایشانرا کہ بجنابِ حضرت ارسال داشتہ بودند مطالعہ نمود و مواجید خاصہ بہ فضلِ الٰہی نصیب ایشاں شدہ ملاحظہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) آپ حضرت شاہ صاحبؒ کے صاحب السّر تھے۔ جیسا کہ شیخ ابو طاہر کُردیؒ نے اپنے اجازت نامے میں اس خصوصیت کا ذکر کیا ہے اور آپ کو حضرت شاہ صاحبؒ کا آئینہ کمال قرار دیا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے بھی اپنے عربی اشعار میں آپکو کمالات عالیہ کی خوشخبری دی ہے حضرت شاہ عبد العزیزؒ حضرت شاہ رفیع الدینؒ اور حضرت شاہ ابو سعید حسنی رائے بریلویؒ جیسے باکمال مشائخ اور ایک خلقِ کثیر نے آپ سے اخذ فیض کیا ہے آپ کے مصنفات میں سے ایک کتاب "سبیل الرشاد" ہے جو فارسی زبان میں سلوک کے اندر ایک مبسوط کتاب ہے "القول الجلی فی مناقب الولی" بھی آپ کی کتاب ہے جسمیں اپنے شیخ و مربی حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے حالات و مناقب لکھے ہیں۔ ایک کتاب "شرح دعا الاعتصام" ہے۔ اصل کتاب پیر و مرشد کی ہے جو حقائق و معارف کے بیان میں ہے اور آپ کا ایک بڑا کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے مصفّٰی شرح مؤطا للشیخ ولی اللہ المحدثؒ کا مبیضہ تیار کیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ کے علوم و معارف زیادہ تر آپکے ذریعہ محفوظ اور اشاعت پذیر ہوئے۔ مکتوبات شاہ صاحب کو بھی آپ نے اور آپکے صاحبزادے شیخ عبد الرحمٰن مرحوم نے جمع کیا تھا۔ آپ کی وفات غالباً ۱۱۸۶ھ میں ہوئی جیسا کہ حضرت شاہ عبد العزیزؒ کے ایک مکتوب گرامی سے ظاہر ہوتا ہے۔ (ماخوذ از نزہۃ الخواطر جلد ۶)

کردہ وایں معنی موجب نہایت خوشی وشادی گردید وحمدِ الٰہی وشکرِ وے تعالیٰ بجا آورد ۲ اللھم زِد فزِد ثم زِد انشاءاللہ تعالیٰ بعد وصول وطن نیاز نامہ بخدمت خواہد نوشت اُمید کہ بدعائے خیر یاد دارند ـ زیادہ چہ التماس نماید والسلام ـ میاں محمد عتیق جیو سلام مطالعہ نمایند از محمد فائق سلام مطالعہ باد ـ

ترجمہ مکتوب (۱) ـ سیادت ونقابت مرتبت ...... میر ابوسعید سلمہ اللہ تعالیٰ بعد از سلام اشواق التیام فقیر محمد عاشق کی طرف سے واضح ہو کہ بحمداللہ عافیت سے ہوں، اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور آپکو ہمیشہ عافیت سے رکھے ـ اشفاق نامہ جو میاں شاہ نور اللہ (بڈھانوی) اور فقیر کے نام (مشترکہ طور پر) ارقام فرمایا تھا پہونچ گیا تھا ـ اس وقت فقیر شرف ملاقات حاصل کرنے کی غرض سے حضرت قبلۂ کونین مداللہ ظلہم العالی (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) کی خدمت میں شاہجہاں آباد (دہلی) آیا ہوا ہے ـ آپ کی وہ عرضداشت جو حضرت والا کو آپ نے بھیجی ہے نظر سے گذری ـ اس میں آپ کے اذواق ومواجید خاصہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو نصیب ہوئے ہیں، مطالعہ کئے ـ اس سے بڑی مسرت حاصل ہوئی ـ اور حمدِ الٰہی اور اس کا شکر بجا لایا ـ اے اللہ اس ذوق کو زیادہ اور زیادہ اور زیادہ کرے ـ اللہ نے چاہا تو وطن (پھلت) پہونچنے کے بعد آپ کی

خدمت میں دوسرا نیاز نامہ لکھوں گا ــ امید کہ دعائے خیر میں یاد رکھیں گے ـ زیادہ کیا لکھوں ــ والسلام ــ میاں محمد عتیق صاحب سلام مطالعہ کریں ـ محمد فائق کی طرف سے سلام قبول فرمائیں ـ

مکتوب (۲) فضائل و کمالات دستگاہ میر ابو سعید صاحب سلمہم اللہ تعالی ـ
فقیر محمد عاشق کان اللہ لہ بعد سلام نیاز تمام میرساند کہ الحمد للہ تعالی کہ جمیع احوال ایں نیاز مند مستوجب حمد و شکر ایزد متعال ست جمیعت صوری و باطنی و استقامت امور ظاہری و باطنی آں کرم فرمائے من از جناب مجیب الدعوات مسئول و مامول است ـ شوقے کہ بملاقات فیض آیات ایشانست بر عالم الغیب والشہادۃ نیک روشن است آنرا بزبان و قلم دادن خلاف طریقہ اہل دل میداند لہذا... ... بدعائے دیگر می پردازد ـ عنایت نامہ مشتمل بر شکایت ایذائے بعض الاقارب کالعقارب و سعی خلل اندازی در کار دیہہ کہ بفضل الہی بتازگی در تصرف آمدہ رسیدہ ـ مطالعۂ آں موجب تشویش خاطر فاتر گردید دل بے اختیار ملتجی است کہ بفضل الہی خویش مخالف را اقتدار ایذا نہ بخشد و توفیق وفاق را کرامت فرماید و مساعئ مخالف را بمراد نرساند ـ بالفعل خطے در باب بذل مساعئ جمیلہ در شد و مد خیال ایذا مخالف در سرکار نواب شجاع الدولہ بہادر بنجان ذی شان سید تہور علی خاں کہ بخدمت ایشاں ہم غالب است کہ رابطہ اخلاص داشتہ باشند ـ نوشتہ ارسال نمودہ است ــ غالب است کہ توفیق ایں امر خیر یابد ـ

و بانجیب الدولہ فقیر را چنداں نوشت و خواند نیست مع ہذا از مقدور دریغ نیست ۔ دیگر آنکہ از مرحمت نامہ، وعدہ توجہ باینصوب قبل رمضان یا بعد آں واضح شدہ بود ۔ وعدہ قبل رمضان خود رفت و بعدیت قریبہ رمضان ہم تمام شد باید دید کہ تمنائے وصال کے رو نماید ۔ حق سبحانہٗ زود میسر آرد امید از خدمت گرامی آنکہ دعائے در حق ایں نیازمند مبذول شود تا حق سبحانہٗ از آفت ہستی و خود پرستی نجات کرامت فرماید ـــــ زیادہ بجز شوق ملاقات فیض سمات چہ نگارد و اسلام اولاً و آخراً ظاہراً و باطناً ۔ فقیر زادہ محمد فائق سلام نیاز خود فرا یاد میدہد ۔ حاجی بلال و محمد سلیم سلام نیاز میرسانند ۔ دیگر التماس آنکہ خطے کہ حضرت میاں صاحب بایشاں نوشتند نقل آں برداشتہ بایں فقیر عنایت فرمایند و ہمچنیں نقل خطوط سابقہ نیز مرحمت فرمایند و دریں باب ہرگز تغافل تجویز نہ نمایند ۔

ترجمہ مکتوب (۲) فضائل و کمالات دستگاہ میر ابو سعید سلمہم اللہ تعالیٰ ـــــ فقیر محمد عاشق کان اللہ لہٗ ـــــ بعد سلام لکھتا ہے کہ الحمد للہ تمام احوال اس نیازمند کے لائق حمد و شکر ایزد تعالیٰ ہیں ـــــ مجیب الدعوات سے آپ کے لئے جمعیت صوری و معنوی اور استقامت امور ظاہری و باطنی کی درخواست ہے ـــــ شوق ملاقات کا جو عالم ہے اس کو عالم الغیب والشہادۃ خوب جانتا ہے ۔ اس شوق کو زبان و قلم کے

حوالے کرنا خلاف طریقۂ اہل دل سمجھتا ہوں لہٰذا ...... دوسری بات لکھتا ہوں ___ عنایت نامہ بعض اقارب کی تکلیف دہی اور جائداد ___ جو آپ کے تصرف میں ابھی آئی ہے ___ کے کاموں میں خلل اندازی کی شکایت پر مشتمل تھا۔ پہونچا ___ اس کے مطالعہ سے دل کو تشویش ہوئی اللہ تعالیٰ سے میرا دل بے اختیار التجا کرتا ہے کہ وہ محض اپنے فضل و کرم سے مخالف کو ایذا کی قدرت نہ دے اور موافقت کی توفیق عطا فرمائے نیز مخالف کی مساعی کو کامیاب کرے۔ مخالف کی ایذا کا اندیشہ کرتے ہوئے سرکار شجاع الدولہ بہادر میں خان ذی شان سید بہور علی خان کو ایک خط لکھ دیا ہے غالباً وہ آپ سے بھی رابطۂ اخلاص رکھتے ہوں گے۔ امید کہ وہ امر خیر کی توفیق پائیں گے ___ نجیب الدولہ سے فقیر کی چنداں خط و کتابت نہیں ہے اس کے باوجود ممکن کوشش سے دریغ نہ ہوگا ___ ایک بات یہ لکھنا ہے کہ آپ کے مرحمت نامے سے اس طرف قبل رمضان یا بعد رمضان آنے کا وعدہ واضح ہوا تھا ___ وعدۂ قبل رمضان تو ختم ہو ہی تھا اب رمضان کی بعدیت قریبہ بھی ختم ہو گئی دیکھا چاہیئے کہ تمنائے وصال کب پوری ہو۔ اللہ تعالیٰ جلد ملاقات میسر کرے ___ آپ کی ذات گرامی سے یہ امید ہے کہ اس نیازمند کے حق میں دعا کرتے رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ آفتِ خودی و خود پرستی سے نجات دے ___ زیادہ بجز شوقِ ملاقات

اور کیا لکھوں ــــ والسلام اولاً و آخراً ظاہراً و باطناً فقیر زادہ محمد فائق بھی اپنا سلام یاد دلا رہا ہے ــــ حاجی بلال اور محمد سلیم اپنا سلام پہونچاتے ہیں۔ دیگر التماس یہ ہے کہ وہ خط جو حضرت میاں صاحب (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) نے آپ کو لکھا ہے اس کی نقل کر کے اس فقیر کو عنایت فرمائیں۔ اسی طرح انکے خطوط سابقہ کی بھی نقل مرحمت فرمائیں اس بارے میں تغافل کو ہرگز جائز نہ رکھیں۔

مکتوب (۳) ــــ حق سبحانہ، ذات مجمع کمالات آں عارف المکاشف صاحب الاذواق والمواجید (را) مصدر فیوض ظاہری و باطنی گردانا دآمین برب العباد ــــ فقیر محمد عاشق عفی عنہ بعد از تبلیغ سلام و اظہار شوق و غرام بملاقات فیض آیات مشہود ضمیر منیر می گرداند کہ مدتے مدید و عہدے بعید برآمدہ کہ سوائے یک مکتوب کہ مشحون حقائق و معارف جلیلہ بود در رسیدہ ــــ بنابر آں دل ایں مہجور بالضرور مشتاق لقائے بہجت افزائے و شوق مند مطالعہ کلمات معارف سمات می باشد ــــ اللہ تعالیٰ بمحض عنایت خویش لطیفہ انگیزد کہ حجاب بُعد صورت از میاں برخیزد و تمنائے دلی بوجہ احسن میسر آید ــــ معلوم نیست کہ دریں ایام بکدام مقام تمکن دارند ــــ امید مدت آئندہ از اسرار و آثار آں اطلاع بخشند تا مشتاقان ہم از آں حظے ولذتے حاصل نمائیم ــــ دیگر آنکہ الحمد للہ کہ بفضل اللہ سبحانہ ما فقرائے

اب اللہ دریں ایام فتن کہ بخصوصیت دریں ملک از دست سکھ ...... حادثہ رو دادہ کہ تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا ـــــ حکایت ازاں میتواند شد۔ بہمہ وجوہ محفوظ ماندیم۔ ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موئے
یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

امید کہ ایں فقیر را مع الاولاد والاحباب والاصحاب بدعائے ظہر الغیب دفرمابا شند تا در فتن صوریہ ومعنویہ محفوظ مانیم و بر صراطِ مستقیم ثابت قدم باشیم ـــــ زیادہ بجز استدعائے یاد آوری چہ اظہار نماید والسلام علیکم اولاً وآخراً ـــــ مخدوم زادہ میر ابو العیش سلمہ اللہ سلام وشوق مطالعہ نماید۔ فقیر زادہ محمد فائق وحید الزماں ومحمد احسان ومحمد نعمان وابو الفتح وعبد السلام سلام نیاز میرسانند حاجی بلال نیز ـــــ

بخدمت گرامی میاں سید لعل[1] جیو صاحب کہ فقیر غائبانہ مشتاق ملاقات فیض آیات ایشان است سلام رسانند و استدعاء دعا نمایند کہ حق سبحانہ ہمیں اں از آفت خودی و خود پرستی نجات کرامت فرماید و حاجی میر محمد نعمان جیو سلمہ اشواقیہ مطالعہ نمایند، میاں آل محمد و میاں محمد ہمام و قائم خاں سلام شوق مطالعہ نمایند ـــــ

---

[1] حضرت سید محمد عدل عرف سید لعل بن سید محمد بن حضرت شاہ علم اللہ حسنی (باقی بر صفحہ آئندہ)

ترجمہ مکتوب (۳۱) ____ اللہ تعالیٰ آں عارفِ مکاشف، صاحب اذواق ومواجید کو مصدر فیوض ظاہری و باطنی بنائے۔ آمین ____ فقیر محمد عاشق عفی عنہ تبلیغ سلام اور اظہارِ شوقِ ملاقات کے بعد لکھتا ہے کہ ایک مدت دراز ہوگئی کہ سوائے ایک مکتوب کے جو کہ حقائق و معارف جلیلہ سے بھرا ہوا تھا اور کوئی مکتوب نہیں پہنچا۔ اس بناء پر اس مہجور کا دل مشتاقِ دیدار اور شوق مندِ مطالعہ کلماتِ معارف رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے ایسی صورت پیدا کر دے کہ یہ ظاہری پردۂ دوری درمیان سے اٹھ جائے اور

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) آپ نے اپنے بھائی سید محمد حلم سے اخذِ علوم کیا پھر اپنے والد سے طریقہ نقشبندیہ حاصل کیا اور درجۂ کمال کو پہونچے اور اپنے والد کے جانشین ہوئے۔ سرزمین اودھ میں اپنے زمانہ کے یگانۂ روزگار بزرگ تھے آپ سے مولانا ازہار الحق فرنگی محل، مولانا ذوالفقار علی دیوی، قاضی عبد الکریم جوراسی، مولانا احمد ی بن محمد نعیم کرسوی، شیخ محمد یحییٰ بن محمد ضیاء جائسی، سید محمد نعمان بن محمد نور نصیرآبادی، وغیرہم کثیر التعداد علماء و مشائخ نے فیض حاصل کیا۔ ۱۲۹۰ھ میں انتقال ہوا تکیہ شاہ علم اللہ حسنیؒ میں مزار ہے۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۶) مؤلف آئینۂ اودھ نے ص۲۵۹ پر آپ کو حضرت شاہ علم اللہ حسنیؒ کی پانچویں پشت میں بتایا ہے جو غلط ہے ____ درحقیقت آپ علم اللہ قدس سرہ کے ابن الابن ہیں ____ یعنی دوسری پشت میں ہیں۔ ____

تمنائے دلی بوجہ احسن میسر آئے ــــــ معلوم نہیں کہ ان دلوں آپ کون سے مقام سلوک پر فائز ہیں، مجھے امید ہے کہ کسی آنے والے کے ہاتھ اپنے (موجو(۵) اسرار و آثار سے اطلاع بخشیں گے تاکہ ہم مشتاق بھی اس سے حظ و لطف حاصل کرلیں ــــــ دوسری بات یہ ہے الحمد للہ ہم آستانۂ خداوندی کے فقیران ایام فتن ہیں کہ خصوصیت کے ساتھ اس علاقے میں سکھوں کے ہاتھ سے حادثہ رونما ہوا اور جو قیامت کا نمونہ تھا ــــــ بہمہ وجوہ محفوظ رہے ــــ اگر جسم کے تمام رونگٹے زبان بن جائیں تب بھی اللہ تعالیٰ کا ہزاروں میں سے ایک شکر ادا نہیں ہوسکتا ــــــ امید ہے کہ اس فقیر کو اور اس کی اولاد، احباب اور اصحاب کو غائبانہ دعا سے یاد کرتے رہیں گے تاکہ ہم ظاہری و باطنی فتنوں سے محفوظ اور صراط مستقیم پر ثابت قدم رہیں ــ زیادہ بجز استدعائے یادآوری اور کیا لکھوں ــ والسلام علیکم اولاً و آخراً ــــ مخدوم زادہ ابوالعیش سلمہٗ سلام شوق مطالعہ کریں، فقیر زادہ محمد فائق کے علاوہ، وحید الزماں، محمد احسان محمد نعمان، ابوالفتح، عبدالسلام، سلام کہتے ہیں اور حاجی بلال بھی ــــــ میاں سید لعل صاحب کی خدمت گرامی میں ــــــ کہ فقیر غائبانہ ان کا مشتاق ملاقات ہے ــــ سلام پہنچادیں ــ اور دعا کی استدعا کریں تاکہ حق تعالیٰ اس دعا کی برکت سے مجھے آفت خودی و خود پرستی سے نجات بخشے ــــــ حاجی میر محمد نعمان سلمہٗ اور میاں محمد ہمام اور قائم خاں سلام شوق مطالعہ کریں۔۔

مکتوب (۴۴) بگرامی خدمت حقائق آگاه و معارف دستگاه سلالۂ سادات عظام نقادہ دودمان سلف کرام میر ابو سعید جیو سلمہم اللہ تعالیٰ ــــ فقیر محمد عاشق عفی عنہ بعد اہدائے سلام و اشواق واضح می گرداند کہ عنایت نامہ منبی از قدوم بہجت لزوم در اسعد ساعات ورود نمود بمطالعۂ آں ابواب خوشی و شادی ہرچہ تمام تر بر روئے دل مستہام کشود ــــ از روزیکہ شقۂ شریف مشعر از توجہ بایں دیار و تشریف آوری تا بلشکر رسیدہ بود ہمیشہ انتظار قدوم مسرت لزوم می داشت خصوصاً دریں روزہا کہ لشکر بایں سمت متوجہ شدہ شب و روز گوش برآواز مژدہ میداشت ــــ الحمد للہ کہ آں نوید فرحت جاوید رسید اشواقِ دل، مقتضئ آں بود کہ بمجردِ اصغائے ایں مژدہ تعجیل ہرچہ تمام تر خود را بخدمت رساند لیکن۔ بعضے مخلصان کہ دلداری شاں نیز از اہم مہمات است سدِ راہ تعجیل شدند پس جہتِ ضرورت توقف بمیاں آمد ــــ ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب میرسم، بخاطر جمع در آنجا کہ خانہ ایشان است تشریف دارند و در دلِ صفا منزل، تشویش را راہ نہ دہند ان شاء اللہ تعالیٰ زود ایں فقیر را رسیدہ دانند و از مژدہ آنکہ مکاتیب فیض اسالیب حضرت قبلہ ام رضی اللہ عنہ ہمراہ شریف آوردہ اند بغایتِ شادی روئے آورد ــــ شکر ایں عنایت بکدام زبان نمودہ آید کہ از احصائے خارج است۔ زیادہ بجز التماس اینکہ بخاطر جمع در آنجا تشریف دارند ایں فقیر زود میرسد۔

چہ اظہار نماید والسلام از فقیر زادہ محمد فائق سلام نیاز مطالعہ نمایند ــــ حاجی بلال وغیرہ سلام نیاز می رسانند ــــ بعالیخدمت شاہ اہل اللہ آداب و تسلیمات ملتمس است، محمد مقرب اللہ ومیاں محمد شاہ ورحم علی وہمہ یاران سلام مطالعہ نمایند ــــ فقط

ترجمہ مکتوب (۴) ــــ حقائق آگاہ معارف دستگاہ ــــ

میر ابوسعید صاحب سلمہم اللہ کی خدمت میں فقیر محمد عاشق عفی عنہ بعد ہدیہ سلام وشوقِ فراواں واضح کرتا ہے کہ عنایت نامہ جو قدوم بہجتِ لزوم کی اطلاع دینے والا تھا سعید ترین ساعت میں وارد ہوا۔ اس کے مطالعے سے مسرت وخوشی کے دروازے کامل طریقے سے دلِ پریشاں پر کھُل گئے ــــ (اس سے پہلے) اس روز سے جبکہ آپ کا رقعہ اس علاقے کی طرف توجہ فرمانے اور لشکر تک تشریف لانے کا پہونچا تھا ہمیشہ انتظارِ قدوم مسرّت لزوم تھا ــــ خصوصاً ان ایام میں کہ لشکر اس طرف متوجہ ہوا ہے۔ شب وروز اپنے کانوں کو آپکی تشریف آوری کی خوشخبری سننے کی طرف متوجہ رکھتا تھا ــــ الحمدللہ کہ وہ نویدِ فرحت جاوید پہونچی ــــ شوقِ دل کا تقاضہ تو یہ تھا کہ اس خبر کو سنتے ہی

لہ اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ ابوسعید حسنی جب پھلت ضلع مظفر نگر پہونچے تو شاہ محمد عاشق پھلتی مع اہل وعیال دہلی میں تھے۔ تشریف آوری حضرت شاہ ابوسعید کی خوشخبری آپ کو دہلی میں

(باقی برصفحہ آئندہ)

ممکن تعجیل کے ساتھ خود کو آپ کی خدمت میں پہنچا دوں لیکن بعض مخلصین کہ انکی دلداری بھی بہت ضروری ہے تعجیل سے مانع ہوئے ـــــ پس ضرورت کی وجہ سے چند روز کا توقف ہو گیا اللہ نے چاہا تو جلد پہونچ رہا ہوں ـــــ اطمینان کے ساتھ وہاں (پھلت میں) تشریف رکھیں۔ وہ گھر آپ ہی کا ہے۔ ـــــ دلِ صفا منزل میں کسی قسم کی تشویش کو راہ نہ دیں ـــــ انشاء اللہ تعالیٰ جلد اس فقیر کو وہاں پہنچا ہوا جانیں ـــــ اس خوشخبری سے کہ آپ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ (حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ) کے مکتوبات بھی اپنے ہمراہ لائے ہیں بہت ہی خوشی رونما ہوئی آپ کی اس مہربانی کا شکریہ کس زبان سے ادا کیا جائے کہ احاطۂ بیان سے باہر ہے ـــــ زیادہ بجز اس (مکرر) التماس کے کہ اطمینان کیساتھ وہاں تشریف رکھیں فقیر جلد پہونچ رہا ہے ـــــ اور کیا اظہار کروں ـــــ فقیر زادہ محمد فائق کی طرف سے سلام مطالعہ فرمائیں۔ حاجی بلال وغیرہ بھی سلام پیش کرتے ہیں ـــــ بجائیخدمت شاہ اہل اللہ (پھلتی) سلام

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گذشتہ)
ملی ـــــ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کا وصال ہو چکا ہے ـــــ پچھلے مکتوب میں حضرت شاہ صاحبؒ کے مکتوبات کا مطالبہ حضرت شاہ محمد عاشقؒ نے کیا تھا اب وہ اس تقاضے کے مطابق مکتوبات ہمراہ لائے ہیں۔ یہ مکتوبات وہی ہیں جنکا اندراج ہو چکا ہے ـــــ کتنی خوشی ہے۔ مکتوبات کے ہمراہ لانے کی ـــــ درحقیقت اسی شوق و ذوق نے بزرگوں کے قلمی تبرکات کو ہم تک پہنچانے میں مدد دی ہے

عرض ہے، محمد مقرب اللہ ـــ میاں محمد شاہ اور رحم علی، نیز دبھلت کے ،
تمام احباب سلام مطالعہ فرمائیں ۔

مکتوب (۵) ...... الحمد للہ تا حالت تحریر کہ بست و دوم شہر ذیقعدہ
سن ہشتاد بعد الالف و المائۃ است ، احوال ایں فقیر مع صغیر و کبیر مستوجب
شکر و ثنائے حق جلّ وعلا است ..... گاہ گاہ مصحوب آیندگان اینصوب
از کوائف عافیت و از اذواق و مواجید خاصہ خویش شرف اطلاع بخشیدہ
باشند ـــ و اشتیاق بوصال فیض مالامال چہ نویسد کہ بہ تحریر نمی گنجد ..... ؎

اشتیاقیکہ بدیدار تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من

بعد ہذا آنکہ فقیر بحسب قسمت در موضع نوگانواں سادات کہ قریب بلدہ
امروہہ است رسیدہ بود در آنجا معلوم شد کہ پسرِ غلام انبیا ، کہ عاشق علی نام دارد
بے رخصت از خانہ ہمراہ دو یک اطفال دیگر عزم آں دیار کردہ و از مدّتے از
حالِ وے خبرے نرسیدہ ازیں جہت پدر و مادرِ وے اضطراب تمام دارند و
پدرِ وے شنیدہ است کہ مشارٌ الیہ بخدمت شریف رسیدہ بود و چند روز
اقامت نمودہ ـــ بنا براں ازیں فقیر استدعائے کردہ کہ بخدمت گرامی خطے
متضمن استفسارِ احوالِ وے نویسد لہٰذا متصدعِ اوقات شریف گردیدہ ۔
اگر آں سیّد زادہ در آنجا بودہ باشد یا از احوالِ وے اطلاع باشد البتہ

طلاع بخشند۔ زیادہ بجز استدعائے دعاظہر الغیب چہ التماس نمودہ آید۔
سلام مع الاکرام میر ابوالعیش سلام شوق مطالعہ نمایند، میر محمد نعمان
لام مطالعہ فرمایند ـــــ از میاں آلِ محمد و میاں رحم علی، و میاں غلام
م و محمد قاسم سلام مطالعہ باد ـــــ دیگر آنکہ صاحبزادہائے مع قبائل باخیرو
بی در بڈھانہ تشریف می دارند۔ میاں اہل اللہ صاحب و شاہ نور
للہ جیو بخیریت اند ـــــ محمد فائق و محمد مقرب اللہ و وحید الزماں و محمد
سان و میاں محمد جواد و حاجی بلال ذجمیع خورد و کلاں بخیریت اند و بخدمت
شریف سلام می رسانند ـــــ

ترجمہ **مکتوب (۵)**، ...... الحمد للہ اس وقت تک کہ ۲۲ ر ذیقعدہ
ھ ہے اس فقیر کے حالات مع صغیر و کبیر لائق شکر و ثنائے حضرت حق
یں ...... کبھی کبھی اس طرف کے آنے والوں کے ہاتھ اپنے کوائف عافیت
ور اذواق و مواجید خاصہ سے مطلع فرماتے رہا کریں۔ شوقِ ملاقات کا حال
یا لکھوں کہ احاطہ تحریر میں نہیں سما سکتا .... ؎

اشتیاقیکہ بدیدارِ تو دارد دلِ من
دلِ من داند و من دانم و داند دلِ من

؎ کتنا وجد انگیز اور کیف آور شعر ہے ..... یہ ان اشعار میں سے ہے جن کا ترجمہ کرنا اصل کیفیت کا زائل
ـ اور بے ذوقی کا ثبوت دیتا ہے۔

اس کے بعد تحریر ہے کہ فقیر بحسب قسمت موضع نوگانواں ساداتؑ جو کہ شہر امروہہ کے قریب ہے گیا تھا۔ وہاں معلوم ہوا کہ (سید) غلام انبیاءؑ کا لڑکا جس کا نام عاشق علی ہے گھر والوں کی اجازت کے بغیر دو ایک لڑکوں کے ساتھ اس طرف (اودھ) کو چلا گیا ہے۔ اور ایک مدت سے اس کے حال کی کوئی خبر نہیں آئی۔ اس وجہ سے اس کے ماں باپ بہت مضطرب ہیں۔ اس کے باپ نے سنا ہے کہ عاشق علی مذکور آپ کی خدمت میں پہنچا تھا اور چند روز (رائے بریلی میں) اقامت کی تھی۔ اس بنا پر انھوں نے (سید غلام انبیاء نے) مجھ سے استدعا کی کہ میں ایک خط آپ کو اس کے احوال کے استفسار میں لکھوں

عہ نوگانواں سادات امروہہ سے سات آٹھ میل کے فاصلے پر ہے حضرت بابا فریدالدین مسعود قدس سرہٗ کے داماد سید بدرالدین اسحٰقؒ کی اولاد ہیں یہاں کے اکثر باشندے ہیں مگر ایک دو گھر چھوڑ کر سب کے سب شیعہ ہو گئے ہیں۔ اب سے تقریباً دو سو سال پیشتر تک اس بستی کے اندر اکیس خانقاہیں تھیں آج ایک کا بھی نشان نہیں۔

سہ۔ اللہ تعالیٰ نے سید غلام انبیاء اور انکے صاحبزادے عاشق علی اور انکی نسل کو اہلسنّت وجماعت کے مسلک پر قائم رکھا۔ حاجی سعادت علی بن عاشق علی کا ذکر خیر انوار العارفین اور تذکرۃ الکرام میں بحیثیت ایک اہل دل درویش کامل کے موجود ہے۔ عاشق علی کا سفر حج سے واپسی میں انتقال ہوا تھا۔ (انوار العارفین)

ہی وجہ سے میں آپ کے اوقات شریف میں خلل انداز ہو رہا ہوں ۔ اگر وہ سید زادہ
یہاں ہو یا اس کے احوال سے اطلاع ہو تو ضرور ضرور تحریر فرمائیں ــــ زیادہ
بجز غائبانہ دعائے خیر کے آپ کے اور کیا التماس کیا جائے ۔ والسلام مع الاکرام
میر ابوالعیش سلام شوق مطالعہ کریں اور میر محمد نعمان بھی سلام مطالعہ کریں
میاں آل محمد، میاں رحم علی، میاں غلام امام اور محمد قاسم کی طرف سے
آپ سلام مطالعہ فرمائیں ــــ دوسری بات یہ ہے کہ (اسوقت) صاحبزادگان حضرت
شاہ صاحب رح مع متعلقین بخیر وعافیت قصبۂ بڈھانہ ضلع مظفر نگر میں تشریف رکھتے
ہیں ۔ میاں اہل اللہ صاحب اور شاہ نور اللہ صاحب بخیریت ہیں ــــ محمد
فائق ، محمد مقرب اللہ ، وحید الزماں ، محمد احسان ، میاں محمد جواد ، حاجی بلال
اور تمام خورد و کلاں بخیریت اور آپ کی خدمت میں سلام پہونچاتے ہیں ــــ

مکتوب (۶)

بنام سید ابواللیث ملقب بخواجہ ابوالعیش صاحبزادہ حضرت شاہ سید ابوسعید حسنی رائے بریلوی رح

سلالۂ سیادت ، خلاصۂ نجابت خواجہ ابوالعیش عاش سید احمد از فقیر محمد عاشق عفی عنہ

بعد سلام و ادعیہ درویشاں مطالعہ نمایند کہ اطوار سعادت آں نقاد صفوت
و شوقِ ملاقاتِ ایں فقیر مسموع گردید ازیں معنی بہایت فرح و سرور بدل رسید
حق سبحانہ ملاقات باحسن وجوہ میسر کناد و سعادت مند کونین را بترقیات
کمالاتِ صوری و معنوی باقصیٰ الغایات رسانادو از علم و فضل بہرہ
وافی بخشادو در شریعت و طریقت تقویٰ و طہارت رسوخِ کمال کہ
موروثِ خاندان حضرت میر صاحب قدس سرہٗ است کنادو در سیرِ حقیقت
باعلیٰ المراتب فائز گرداناد والسلام علیکم اولاً آخراً ظاہراً و باطناً ــــــــ
از فقیر زادہ محمد فائق سلام مشتاقانہ مطالعہ نمایند ــ

ترجمہ مکتوب (۶) ــ سلالہ سیادت خلاصہ نجابت سیدابواللیث فقیر محمد عاشق عفی عنہ
کی طرف سے بعد سلام اور درویشانہ دعاؤں کے مطالعہ کریں۔ تمہاری سعادتمندی
کا طور و طریق اور اس فقیر سے تمہارا شوقِ ملاقات سننے میں آیا اس بناء پر دل
کو بڑی خوشی ہوئی ــــ اللہ تعالیٰ باحسن وجوہ تم سے ملاقات میسر کرائے اور
سعادتمندِ کونین کو دیعنی تمہیں) کمالاتِ صوری و معنوی میں ترقی عطا کر کے
انتہائی درجے پر پہنچائے نیز علم و فضل سے بہت کچھ حصہ عنایت کرے اور شریعت
و طریقت، تقویٰ و طہارت میں ــــــ جو کہ حضرت شاہ میر علم اللہ قدس
سرہٗ کی میراث ہے۔ کمال نصیب کرے اور سیرِ حقیقت میں اعلیٰ مرتبے پر فائز فرمائے۔
والسلام اولاً و آخراً ظاہراً و باطناً ــــ فقیر زادہ محمد فائق کی طرف سے سلام مشتاقانہ مطالعہ کریں۔

مکتوبات حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ بنام حضرت رائے بریلویؒ

مکتوب (۱) بسم اللہ الرحمن الرحیم ــــــ حقائق و معارف آگاہ فضیلت و کمالات دستگاہ السید الحسیب النسیب النجیب النقیب السید ابوسعید الحسنی سلمہ اللہ واوصلہ الی فوق مناہ آمین ــ الحمد للہ الذی فتح السنۃ اولیائہ لمعارف لا تعد ولا تحصی و کشف علیھم عوارف لا اعدھا یرجی والصلوٰۃ والسلام علی سید الاولیاء محمدن المصطفیٰ و احمد المجتبیٰ و علی الہ ٥ اصحابہ بدور الدجی و نجوم الھدیٰ ــــ

امابعد ــــ از فقیر حقیر عبدالعزیز عفا اللہ عنہ والحقہ بسلفہ الصالحین فی المکارم والمآثر مطالعہ فرمایند ــــ الحمد للہ علی العافیۃ و المسئول من جنابہ الکریم ان یعافینا وایاکم آمین

ــــ ہرچند بذکر جمیل ایشاں پیوستہ رطب اللسان بودیم و در پیش ارباب بصیرت دفتر مناقب و احوال ایشاں میکشودیم لیکن بجہت عدم وصول مکاتیب بہجت اسالیب کہ بمنزلۂ نصف الملاقات است بلابل شوق در بساتین ارواح بنغمات یا آسفی علیٰ یوسف چوں ہزار داستان در ترنم می آمد و نیرانِ اشتیاق در کانونِ سرائر شعلہ برمی زد

دعا کر اندوہ فراق بر ولایات قلوب می تاخت و تاراج جنان را
بلجام افکار در ریاضت می انداخت ۔ الحمد للہ کہ صحیفہ
شریفہ متضمن معارف حقہ و وجدانیات مطابقہ خاطر فاتر را گل گل
شگفاینده واز قیدِ انتظار رہانید ۔
فقلت لہٗ اہلاً وسہلاً ومرحبا ۔ بخیر کتاب جاء من خیر کاتب فان
کان عنی فی العیان مغیبا، فلیس لدی صدری وقلبی بغائب ۔ ہذا وقد
طالعت معارفکم المکتوبۃ فی ذیل الصحیفۃ فوجدتہا صحیحۃ المعانی راسخۃ
المبانی زاد اللہ فی عرفانکم ورفع شانکم ۔ الآ آنکہ دریں معارف
تفصیل دیگر کہ از مذوقات حضرت ولی نعمت قدس اللہ سرہٗ واز ملکات
ایں فقیر است نیز فہم باید کرد وآں آنست .... ایں حالت
عجب حالت است کہ بہ سبب غلبۂ ...... سکھہ ومرہٹہ وجٹ
بر بلادِ مسلمین ونہبِ اموال ایشاں وانتہاک حرمت ایشاں دل
وجاں آسائش را فراموش نمودہ چنانچہ فقیر نیز مع قبائل بمراد آباد
انتقال نمودہ راست وتمام میانِ دوآب زیر وزبر بر نعالِ
فرسانِ ایں بدکیشاں شد لیکن الحمد للہ کہ ایں فقیر وقریۂ سہلت
وبرادر صاحب کلاں ہمہ با آبرو وناموسِ جان ومال بسلامت
ماندیم والسلام ۔ از طرف ہمہ صغا وکبارِ اینجا خصوصاً والدہ

صاحبہ ومیاں رفیع الدین وعبدالقادر وخواجہ محمد امین جیو وسائر یاراں سلام شوق خوانند۔

ترجمہ ــــ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ــــ حقائق و معارف آگاہ فضیلت وکمالات دستگاہ..... السید ابوسعید حسنی ــــ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے اور اس درجہ پر پہونچائے جس کی وہ تمنا کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ مرتبے پر فائز کرے آمین۔

ــــ اللہ کی حمد ہے کہ اس نے اپنے اولیاء کی زبانوں کو بیشمار معارف کے ساتھ کھولا اور ان پر وہ عوارف ظاہر فرمائے جن کو گنا نہیں جاسکتا۔ صلوٰۃ وسلام سید الانبیاء والاولیاء حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ پر اور ان کے آل واصحاب پر جن میں سے ہر ایک بدر الدجی اور نجم الہدیٰ تھا۔ بعد حمد وصلوٰۃ ــــ فقیر حقیر عبدالعزیز کی طرف سے مطالعہ فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کرے اور اس کو مکارم و مآثر میں سلف صالحین سے لاحق فرمائے۔ الحمدللہ عافیت سے ہوں اور رب کریم سے یہی درخواست ہے کہ وہ ہم کو اور آپ کو عافیت سے رکھے آمین ــــ چند کہ آپ کے ذکر جمیل سے ہم ہمیشہ رطب اللسان

رہتے تھے اور ارباب بصیرت کے سامنے آپ کے دفتر مناقب و احوال کھولتے رہتے تھے لیکن چونکہ آپ کے مسرت آمیز خطوط نہیں آ رہے تھے جو کہ نصف ملاقات کی مانند ہوتے اسلئے ہم سب کے عنادلِ شوق باغات ارواح کے اندر غمِ جدائی میں چہچہا رہے تھے اور اشتیاق کی آگ دلوں کی بھٹی میں بھڑک رہی تھی نیز اندوہِ فراق کے لشکر ممالکِ قلوب پر چڑھائی کر رہے تھے اور ہم کو افکار میں مبتلا کر رکھا تھا۔ الحمد للہ کہ (ایسی حالت میں) صحیفہ شریفہ پہونچا جو کہ معارف حقہ اور وجدانیات مطابقہ پر مشتمل تھا اور جس نے دلِ غمگین کو پھول کی طرح شگفتہ کر دیا اور قیدِ انتظار سے رہائی دی ـــــ میں نے کہا کہ مرحبا اچھے کاتب کے پاس سے اچھا خط آیا ہے اگرچہ وہ کاتب میری نظر سے غائب ہے مگر میرے سینے اور قلب سے غائب نہیں ہے ـــــ میں نے آپ کے لکھے ہوئے معارف کا مطالعہ کیا جو اس مکتوب کے ذیل میں تھے ـــــ میں نے ان معارف کو صحیح اور پختہ پایا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے عرفان کو اور بڑھائے اور آپ کی منزلت کو بلند فرمائے ـــــ مگر اتنی بات ہے کہ ان معارف میں ایک اور تفصیل بھی سمجھ لینی چاہیئے جو حضرت ولی نعمت قدس اللہ سرہٗ (حضرت شاہ ولی اللہ رح

کے ذوق کی چیز ہے اور اس فقیر کے مدرکات میں سے ہے۔ (آگے وہ تفصیل ہے جو یہاں پر دقیق ہونے کی بنا پر پیش نہیں کی گئی)...... اس وقت عجیب عالم ہے کہ بلاد مسلمین پر غلبۂ سکھہ و مرہٹہ وجٹ کے باعث اور ان کے اموال مسلمین کو لوٹنے اور مسلمانوں کی بے آبروئی کرنے کی وجہ سے دل وجان نے آسائش وآرام کو فراموش کر دیا ہے چنانچہ فقیر بھی مع قبائل و متعلقین مراد آباد آگیا ہے۔ دوآبے کی تمام سرزمین مذکورہ بالا قوموں کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے زیر وزبر ہو گئی ہے۔ الحمدللہ فقیر اور قریہ پھلت کے ساکنین اور بڑے بھائی (شیخ محمد قصبہ بڈھانہ میں) بعزت وآبرو اور جان مال کی سلامتی کے ساتھ ہیں۔

ل الشیخ العالم المحدث محمد بن ولی اللہ بن عبدالرحیم العمری الدہلوی احد رجال العلم والطریقہ آپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے بڑے صاحبزادے (حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زوجۂ اولیٰ کے بطن سے) تھے۔ دہلی میں پیدا ہوئے وہیں نشو ونما پائی۔ اپنے والد بزرگوار سے تکمیل تعلیم حاصل کی اور ان کے انتقال کے بعد قصبہ بڈھانہ ضلع مظفر نگر میں سکونت اختیار کر لی۔ ۱۲۰۸ھ میں وہیں انتقال فرمایا بڈھانہ کی جامع مسجد میں آپکا مزار ہے۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۷)

والسلام ــــ یہاں کے تمام خرد و کلاں کی طرف سے خصوصاً والدہ ماجدہ کی جانب سے اور میاں رفیع الدین، عبدالقادر اور خواجہ محمد امین[1] صاحب نیز تمام دوستوں کی طرف سے سلام پہونچے۔

مکتوب[2] سلالہ دودمانِ نجابت و خلاصہ خاندانِ کرامت، مجمع المحاسن میر ابوسعید اسعدہم اللہ تعالیٰ بعد تحیاتِ اشتیاق مرتسمات از فقیر عبدالعزیز واضح باد ــــ الحمدللہ علی العافیہ والسلامۃ منہ والمسئول من اللہ سبحانہٗ ان یدیمہا فیناولکم ــــ قبل ازیں دو مرتبہ مکاتیب محبت اسالیب رسید ــــ متضمن وقائع عجیبہ و کشوف صحیحہ بود خیلے مسرور گرداند حق تعالیٰ در ترقیات

---

[1] الشیخ العالم الکبیر الخواجہ محمد امین الولی اللّٰہی الکشمیری ــــ آپ اصل کے لحاظ سے کشمیری اور سکونت کے لحاظ سے دہلوی ہیں آپ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے بڑے خلفاء میں سے ہیں (آپ پہلے وہ شخص ہیں جو) حضرت شاہ صاحبؒ کی طرف نسبت کر کے ولی اللّٰہی کہے جاتے تھے حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد ان سے بھی اخذ علم کیا ہے جیسا کہ عجالہ نافعہ سے واضح ہے حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے ان کے لئے بھی بعض رسائل تصنیف فرمائے ہیں انکی وفات غالباً ۱۱۸۷ھ میں ہوئی ہے جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے اگلے مکتوب گرامی سے ظاہر ہے (نزہۃ الخواطر جلد (۶))

مراتبِ عالیہ افزائش کناد۔ توقع کہ ہموارہ یاد فرما بودہ براحوالِ سعادت
مآل مطلع فرمودہ باشند کہ باعث زیادت اطمینان خواہد بود و
مزاجِ فقیر از مدت یکساں بلکہ زیادہ بسبب عارضہ برودت و رطوبت
کسلمند میباشد الحمد للہ دریں ایام اکثر عوارض زائل شدہ طبیعت
رُو بصحت کلی آورد۔ مگر گاہ گاہ اندک اثرے ظاہر می شود تدارک
آں بادویہ مجربہ نمودہ می آید۔ خاطر جمع دارند۔ برادرانِ عزیز القدر
سلمہم اللہ تعالے اسلام می رسانند۔ رفیع الدین بفضلِ الٰہی از
تحصیلِ علوم فارغ شدہ در مجلس ..... کہ مجمع علماء و فقراء بود
دستار تبرک بستہ اجازت درس دادہ شد الحمد للہ مردم بسیارے
از تعلیم وے مستفید اند عبد القادر ہم اکثر کتب تحصیل راخواندہ است
بمرتبہ فضیلت رسیدہ انشاء اللہ ببرکت ارواحِ طیبہ عنقریب
فارغ التحصیل خواہد شد۔ عبد الغنی قرآن راختم نمودہ در رمضان
مبارک گزشتہ در محراب استادہ شد باہتمام تمام در حفظ قرآن
شریف اہتمام نمود الحال کتب فارسی شروع کردہ است بعد
ماہ مبارکِ آئندہ قصد ہست کہ شروع در صرف و نحو کنانیدہ
خواہد شد والسلام۔ میر ابو اللیث و دیگر فرزنداں را سلام ہمہا
رسانند برادر صاحب۔ بزرگ شیخ محمد صاحب سلام شوق

می رسانند۔ والدہ صاحبہ نیز سلام و دعا گفتہ اند فقیر محمد امین (کاتب تحریر) سلامِ شوق اِبلاغ می نماید۔

ترجمہ ـــــ سلالۂ دودمانِ نجابت، خلاصۂ خاندانِ کرامت، مجمع المحاسن میر ابوسعید اسعدہم اللہ تعالےٰ ـــــ فقیر عبدالعزیز کی طرف سے بعد سلام واضح ہو کہ میں عافیت و سلامتی کے ساتھ ہوں اور اللہ تعالےٰ سے درخواست ہے کہ وہ ہم کو اور آپ کو ہمیشہ عافیت سے رکھے ـــــ اس سے پہلے دو محبت آمیز مکتوب ملے جو وقائعِ عجیبہ اور کشوف صحیحہ پر مشتمل تھے، انہوں نے بہت مسرور کیا حق تعالےٰ مراتبِ عالیہ میں مزید ترقی عطا فرمائے ـــــ اُمید ہے کہ (اسی طرح) ہمیشہ یاد فرما کر احوالِ سعادت مآل سے مطلع فرماتے رہیں گے تاکہ زیادت اطمینان کا موقع ملے ـــــ فقیر کا مزاج ایک سال سے بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ سے عارضۂ برودت و رطوبت کے سبب کسلمند رہتا ہے الحمدللہ ان ایام میں اکثر عوارض زائل ہو گئے ہیں اور طبیعت صحتِ کلی کی طرف متوجہ ہے مگر کبھی کبھی تھوڑا بہت (بیماری کا) اثر ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور اس کا تدارک مجرب دواؤں سے کیا جاتا ہے خاطر جمع رکھیں ـــــ رفیع الدین بفضلِ الٰہی تحصیل علوم سے

فارغ ہو گئے ہیں .... مجمع علمار و فقرار میں دستار تبرک اُن کے سر پر باندھ کر اجازت درس دیدی گئی ہے الحمدللہ بہت سے لوگ ان کی تعلیم سے مستفید ہوئے ہیں۔ عبدالقادر نے بھی اکثر کتب درسیہ کو پڑھ لیا ہے اور وہ بھی فضیلت و مولویت کے درجے کو پہونچ گئے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو ارواحِ طیبہ کی برکت سے عنقریب وہ بھی فارغ التحصیل ہوں گے ـــــ عبدالغنی نے قرآن شریف ختم کر لیا ہے۔ گزشتہ رمضان المبارک میں انہوں نے پہلی محراب سنائی۔ کامل استعداد کے ساتھ حفظ قرآن میں انہوں نے اہتمام کیا ہے ـــــ اب انہوں نے کتب فارسی پڑھنی شروع کر دی ہیں۔ اگلے ماہ مبارک (رمضان) کے بعد قصد ہے کہ صرف و نحو شروع کرا دی جائے۔ والسلام۔ میر ابواللیث اور دیگر فرزندوں کو سب کا سلام پہونچائیں۔ برادرِ بزرگ شیخ محمد صاحب سلامِ شوق پہونچاتے ہیں والدہ صاحبہ بھی سلام و دعا فرماتی ہیں۔ فقیر محمد امین راکاتب تحریر، سلام شوق پہونچاتا ہے۔

مکتوب (۱۳) — بہ زبان عربی ...... السید الجلیل والشریف الاثیل
طُرّۃُ ناصیۃِ السیادۃ غُرّۃُ جبہۃِ السعادۃ، نبوی الاخلاق
والمآثر علوی الاعراف والمفاخر سید ابو سعید اکرمہ
اللہ بشہودہ وافاض علیہ برکات آبائہ وجُدودہ
الفقیر عبد العزیز یرفع علیکم التحیات الوافیہ و
الدعوات الذاکیہ بُکرۃً وعشیا ویذکر مکارمکم
السنیّہ ومناقبکم العلیّہ اثناء الصّباح واطراف
المساء ...... ھذا وقد مضی زمان طویل لم
نطّلع علی خیر من اخبارکم ولم نعرف اثرا من
آثارکم ولا اکرمتمونا فی ھذہ المدۃِ المدیدۃ
بصحیفۃٍ وما کان ذالک ظنّنا بکم فالمرجو منکم ان
لا تنسونا من لطیف مکاتیبکم فان المکاتیب نوع
مواصلۃ۔ والسلام۔

الشیخ الکبیر محمّد و رفیع الدین وعبد القادر
وعبد الغنی وشیخ محمّد عاشق ومولانا نور اللہ
وبابا فضل اللہ وخواجہ محمّد امین وشیخ محمّد
جواد وشیخ محمد فائق کلھم یُسلّمون علیکم ویُقبلون

ین یکم و السلام۔

ترجمہ ...... السید الجید والشریف الاید .... سید ابو سعید اللہ تعالیٰ ان کو اپنے شہود سے مکرم کرے اور ان پر انکے آبا و اجداد والے فیوض و برکات برسائے۔

فقیر عبد العزیز صبح و شام آپ کے لئے دعا ہائے فراواں اور رات دن آپ کے مکارم اخلاق اور مناقب عالیہ کا تذکرہ کرتا رہتا ہے... .... ایک طویل زمانہ گذر گیا کہ آپ کی کوئی خیر خبر نہیں ملی اور آپ کے آثار میں سے کوئی اثر معلوم نہ ہوسکا اور نہ آپ نے اس مدت مدیدہ میں اپنے مکتوب گرامی سے سرفراز فرمایا۔ آپ سے ایسی امید نہ تھی۔ آپ سے تو یہ امید ہے کہ ہمیں اپنے مکاتیب سے فراموش نہ فرمائیں گے اسلئے کہ مکاتیب ایک قسم کی ملاقات ہوتے ہیں — والسلام — برادر بزرگ شیخ محمد، رفیع الدین، عبد القادر، عبد الغنی، شیخ محمد عاشق مولانا نوراللہ، بابا فضل اللہ، خواجہ محمد امین، شیخ محمد جواد اور شیخ محمد فائق، (ابن شیخ محمد عاشق) یہ سب کے سب آپکو سلام کہتے ہیں اور آپ کی دست بوسی کرتے ہیں۔

والسلام۔

مکتوب میر ابوسعید رائے بریلوی بنام صاحبزادگان شاہ ولی اللہ دہلویؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم...... الحمد للہ الذی جعل
المحدثین المجتبین والعلماء ورثۃ الانبیاء وعلمھم اسرار
شیوناتہ وتنزلاتہ فی مدرستہ الازلیہ..... وعززھم
بالحزۃ القدسیۃ حیث قال ذو العظمۃ والکبریاء انما یخشی
اللہ من عبادہ العلماءُ والصلوٰۃ والسلام علی افضل الرسلِ
والانبیاء وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین ھم نجوم الاھتداءِ
وعلی مشایخنا الکرام والنقباء ــــ اما بعد فتح الکلام بمفاتح
التحفۃ التحیہ والاکرام فیسلم علیکم ویسئل احوالکم
الکریمہ المحب المخلص الداعی الیٰ جناب العالی ابوسعید
...... مولانا ومخدومنا الشیخ عبد العزیز وشیخ محمد
وشیخ رفیع الدین وشیخ عبد القادر وشیخ عبد الغنی
سلمکم اللہ تعالیٰ بالبرکات وامکث اللہ وجودکم
فی الدنیا بالحفظ والامان ویسرکم فی الدار الآخرۃ
باعلی الجنان وصانکم اللہ من الآفات والعاھات
بحرمۃ النبی آخر الزمان وبعدُ فان سألتم عن
احوالی فللہ الحمد والمنۃ شرفنا اللہ تعالیٰ بزیارۃ الحرمین

الشريفين زادهما الله شرفا وتعظيما ودخلنا في شهر ربيع
الثاني في مكة الشريفة في آخر ثلث الليل وكان الوقت
مباركًا منورا بجذبا اليها حتى دخلنا من باب السلام
مع ابني ورفقائي بين يدي الكعبة المباركة وشفناها
ودعونا في حقنا وفي حق مشايخنا واصولنا وفروعنا
وجميع المؤمنين والمؤمنات ما كان ينبغي لهم وادّينا
العمرة وسعينا بين الصفا والمروة ولبثنا فيها.....
.....واعطانا الله فيها بركة معنوية يومًا كنت
في منزلي مضطجعًا متيقظًا متفكرًا في سرّ الكعبة الشريفة
وطوافها وخصوصيتها في هذا المكان المخصوص دون
مكان آخر نبأني الله تعالى حقيقة الكعبة وسرّ
طوافها وهي الخ.......... والملتمس من حضرتكم
اذا وصل هذا الورق الى جنابكم الاعلى ان تلاحظو
مضمونها وتدعون ما كان الخير في حقنا ان الله
لا يضيع اجركم كتبتُ عجلةً لا تنظروا الى قصورنا
في العلم العاقبة بالعافية والسلام والاكرام.

ترجمۂ مکتوب شاہ ابو سعید حسنیؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ...... بعد الحمد والصلوٰۃ ......

دعا گو ابو سعید آپ حضرات کی خدمت میں سلام عرض کرتا ہے ...

"آپ حضرات" سے میری مراد ...... مولانا مخدومنا شیخ عبد العزیز، شیخ محمد، شیخ رفیع الدین، شیخ عبد القادر اور شیخ عبد الغنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو برکات کے ساتھ رکھے اور دنیا میں آپ کا وجود حفظ و امان کے قائم رکھے نیز آخرت میں اعلیٰ جنت نصیب فرمائے اور (اس جہاں میں) آفات و بلیات سے محفوظ رکھے بحرمتہ نبی آخر الزماں صلے اللہ علیہ وسلم ...... اللہ کی حمد ہے اور اس کا احسان ہے کہ اس نے ہم کو حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف فرمایا زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً، ہم مکہ معظمہ میں ربیع الثانی کے مہینے میں رات کے آخری ثلث میں پہونچے تھے۔ وہ وقت بڑا ہی مبارک اور منور تھا۔ اور اس وقت ایک کشش خانۂ کعبہ کی طرف تھی۔ چنانچہ ہم اپنے لڑکے (میر ابو اللیث) اور اپنے رفقاء کے ساتھ باب السلام سے (مسجد الحرام میں) داخل ہوئے اور کعبۂ مبارکہ کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے خانۂ کعبہ کی زیارت کی اور اپنے حق میں اور اپنے مشائخ، اصول و فروع اور جمیع مومنین و مومنات

کے حق میں دعائے خیر کی۔ پھر ہم نے عمرہ ادا کیا اور (طواف کے
بعد) صفا و مروہ کے درمیان سعی کی ــ مکۃ معظمہ میں ہم کئی
دن ٹھہرے اللہ تعالےٰ نے ہم کو مکۃ معظمہ میں برکت معنویہ عطا
فرمائی ــ وہاں ایک دن میں اپنی قیام گاہ میں لیٹا ہوا
تھا۔ جاگ رہا تھا۔ اور کعبۃ شریفہ کی حقیقت کے سلسلے میں
سوچ رہا تھا کہ اسکے طواف میں کیا مصلحت ہے اور دوسرے
مقامات کو چھوڑ کر اسی مکان مخصوص کی کیا خصوصیت ہے؟
اس وقت اللہ تعالےٰ نے مجھے حقیقتِ کعبہ اور اسکے طواف کی
مصلحت و خصوصیت سے آگاہ فرمایا اور وہ یہ ہے ..... (یہ ایک
دقیق اور خالص الہامی مضمون ہے اسلئے اسکو یہاں درج
نہیں کیا گیا) (آخر میں ہے) آپ حضرات سے التماس ہے کہ
جب یہ واقعہ آپ کی خدمت عالی میں پہونچے تو اس کے
مضمون کو ضرور ملاحظہ فرمالیں اور ہمارے حق میں جو خیر
ہو اسکی دعا فرمائیں ــ اللہ تعالےٰ آپ کا اجر ضائع نہیں
فرمائے گا ــ میں نے یہ خط عجلت میں لکھا ہے ــ ہمارے
قصور علمی پر نظر نہ فرمایئے گا ــ انجام عافیت کے ساتھ
ہو ــ والسلام والاکرام۔

جواب از طرف حضرت شاہ عبد العزیز محدّث دہلوی (بزبان عربی)

مکتوب (۴) ـــــ بسم اللہ الرحمن الرحیم ـــــ الحمد للہ الذی
کشف اسرار العوالم صغیرھا و کبیرھا و کلھا و جزءھا و
غیبتھا و شھادتھا و ارواحھا و مثالھا علی من یشاء
لاسیما النبی الامی الہاشمی البالغ الغایۃ القصوی فی
الاعتلاء صلی اللہ علیہ و علی آلہ و صحبہ ما دامت الارض
والسماء ـــــ الی السید الحسیب النسیب العارف
اللبیب صاحب الکمالات العالیہ والمعارف السنیہ
حاج الحرمین الشریفین زائر المکانین المحترمین وارث
الاسرار بالاستحقاق مصداق السعید من سعد
فی بطن امہ بلا خلاف و شقاق سلمہ اللہ تعالیٰ
وعجل لنا بالخیر والسلامۃ لقیاہ من الفقیر عبد العزیز
وسائر اخوانہ المشتاقین الی لقائکم الراغبین
الی اللہ فی طول بقائکم ـــ اما بعد ـــ فقد وصلت
الرقیمۃ الکریمۃ منبئۃً عن سلامۃ ذاتکم مخبرۃً
عن تفاصیل حالاتکم مبشرۃً بحصول الحج الشریف

والزیارۃ المنیف لکم ولولدکم الارشد ولرفقائکم و
انکم قد دعوتم فی ذالک المکان المعظم والمکرم
المجسم فی تلک الساعۃ المیمونۃ المبارکۃ المفخمۃ
لجمیع المومنین والمومنات ولذوی الحقوق منکم علی
التخصیص المرجو انّ دعائکم ان شاء اللہ مستجابٌ
بلا شکٍ ولا ارتیاب جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء
ورزقکم حسن المآب ـــ نحمدنا اللہ تعالیٰ علی
کُلّ ذالک وشکرناہ وغبطنا لانفسنا وتمنیناہ
ان اللہ تعالیٰ علی تحصیلہ لنا قدیر .... واَمّا
ما اشرتم الیہ من حصول البرکات المعنویۃ
فی تلک الاماکن العالیہ فذالک ھو الیقین و
الصواب وقرۃُ عین الاحباب ادام اللہ لکم
الترقیات وشرفکم العوالی التجلیات واَمّا ما
کتبتم فی سر الکعبۃ وطوافہا فہو امرٌ مطابقٌ
لکشف الکبار من الاولیاء رضوان اللہ علیہم
اجمعین .... وبالجملۃ فمکشوفکم حق وصواب
ھنیئاً لکم امثال ھذہ المعارف الحقیۃ والعلوم

العميقة الدقيقة واما ما التمستم من الدعاء فنحن نلتمس منكم اضعافه ولا نغفل عن الدعاء فی حقکم وفی حق ولدکم وکل من توسل بکم طرفة عین ـــ تقبل اللہ منا ومنکم ورزقنا وایاکم سعادة الدارین والسلام۔ وقد توفی الی رحمته من اصحاب سیدنا وشیخنا قدس سرہ الشیخ اہل اللہ والشیخ محمد عاشق والشیخ نور اللہ وخواجه محمد امین وحاجی محمد سعید البریلوی فادعو اللہ تعالیٰ فی حقهم ـــ

ترجمہ ـــ یہ خط عبد العزیز اور اس کے تمام بھائیوں کے طرف سے ہے ـــ جو مکتوب الیہ کی ملاقات کے مشتاق اور ان کی طول عمر کے اللہ تعالیٰ سے خواہاں ہیں ـــ اور حسیب ونسیب، عارف لبیب، صاحب کمالات ومعارف عالیہ حاجی حرمین شریفین زائر مکانین محترمین ......
(میر ابو سعید) کی طرف لکھا جا رہا ہے ـــ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت رکھے اور خیر وعافیت کے ساتھ ہم کو جلد ان کی ملاقات میسر کرائے ـــ بعد حمد وصلوٰۃ واضح ہو کہ مکتوب گرامی

ملا جو آپ کی سلامتی کی اطلاع اور آپ کے تفصیلی حالات کی خبر دینے والا تھا۔۔۔ اسمیں حصولِ حج و زیارت کی خوشخبری بھی تھی اس خط سے معلوم ہوا کہ آپ کے ساتھ آپکے صاحبزادے (میر ابو اللیث) اور آپکے رفقاء کو بھی یہ سعادتِ حج و زیارت نصیب ہوئی۔۔۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے اس مقام معظم و مکرم (مسجد الحرام) میں ساعتِ سعید کے اندر تمام مومنین و مومنات کے لئے عموماً اور اہلِ حقوق کے لئے خصوصاً دعا فرمائی۔ امید تو یہی ہے کہ آپ کی دعا ان شاء اللہ تعالیٰ بیشک و شبہ مستجاب ہوگی۔۔۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین جزا دے۔ اور آخرت کی بھلائی عطا کرے۔ ہم نے (آپ کا خط پڑھ کر) مندرجہ مکتوب باتوں پر اللہ کی حمد اور اس کا شکر ادا کیا۔ ہم کو آپ کی اس کامیابی پر غبطہ و رشک ہوا اور اس کامیابی کی اپنے لئے بھی تمنا کی۔ اللہ تعالیٰ اس سعادت و کامیابی کے حاصل کرانے پر قادر ہے۔۔۔۔

آپ نے ان مقامات مقدسہ میں حصولِ برکاتِ معنویہ کا جو ذکر فرمایا ہے وہ بالکل حق و صواب اور احباب کی آنکھوں کا نور ہے اللہ تعالیٰ آپ کی ترقیات کو دائماً برقرار رکھے اور آپ کو تجلیات سے مشرف فرمائے۔۔۔ آپ نے کعبہ اور طوافِ کعبہ کی حقیقت پر جو کچھ لکھا ہے وہ بھی صحیح اور کبار اولیاء رحمہم اللہ کے کشف کے مطابق ہے۔۔۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آپ کا مکشوف بالکل صحیح و درست ہے آپ کو
اس طرح کے معارف حقیہ اور علوم دقیقہ مبارک ہوں ۔ اور
آپ نے دعا کا جو التماس کیا ہے تو ہم بھی آپ سے زیادہ سے زیادہ
دعا کی درخواست کرتے ہیں اور آپ کے اور آپ کے صاحبزادے
اور آپ کے متوسلین کے حق میں دعا کرنے سے ایک لمحہ غافل بھی نہیں
ہیں ۔ اللہ تعالےٰ ہماری اور آپ کی دعا قبول کرے اور ہمیں
اور آپ کو سعادتِ دارین نصیب فرمائے ۔

سیدنا و شیخنا قدس سرہٗ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحؒ
کے اصحاب میں سے یہ حضرات وفات پاکر جوار رحمت خداوندی میں
پہونچ گئے ہیں ۔

(۱) شیخ اہل اللہ (۲) شیخ محمد عاشق (۳) شیخ نور اللہ
(۴) خواجہ محمد امین (۵) حاجی محمد سعید[۱] بریلوی ۔ ان

---

[۱] الشیخ العالم الصالح محمد سعید بن محمد ظریف خان محمد بن یار محمد ابن خواجہ احمد الافغانی الدہلوی ۔ آپ افغانستان میں پیدا ہوئے ۔ وہیں نشو و نما پائی ۔ تحصیل علم کے لئے دہلی کا سفر کیا اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحؒ کے حلقہ درس میں داخل ہو کر کمالاتِ علمیہ سے مالا مال ہوئے ۔ آپ بھی سفرِ حجاز میں حضرت شاہ صاحبؒ (باقی اگلا صفحہ پر)

حضرات مرحومین کے حق میں دعائے مغفرت فرمائیں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ)
کے ہمراہ تھے۔ اپنے شیخ کی حیات میں برابر خدمتِ اقدس میں رہے۔ بعد وفاتِ شاہ صاحبؒ آپ دہلی سے بانس بریلی تشریف لے آئے۔ حافظ الملک نواب حافظ رحمت خان نے آپ کو اپنے صاحبزادے عنایت خاں کا معلم مقرر کیا۔ چنانچہ آپ نے بریلی ہی میں اقامت کرلی۔ اور وہیں ۱۱۸۸ھ سے کچھ پہلے انتقال فرمایا۔ آپکے پوتے مولانا نجم الغنی نے صاحب نزہۃ الخواطر کو یہی سن وفات بتایا ہے۔ مکتوب حضرت شاہ عبدالعزیزؒ سے بھی قریب قریب یہی سنِ وفات معلوم ہوتا ہے۔ (نزہۃ الخواطر جلد ۶) — تاریخ کا یہ زبردست سانحہ ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ سے کامل ربط رکھنے والی پانچ اہم اور باکمال شخصیتیں ایک سال کے اندر اس دنیا سے رخصت ہوگئیں — اس کا انکشاف حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے مکتوب گرامی ہی سے ہوا ہے۔ حضرت شاہ ابو سعید حسنی ۱۱۸۶ھ میں حجاز کو روانہ ہوئے اور ۱۱۸۸ھ میں واپس آگئے ہیں۔ واپسی پر ۱۱۸۸ھ میں حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے ان کو یہ مکتوب لکھا ہے اسلئے ہوسکتا ہے کہ ۱۱۸۸ھ میں ان سب حضرات کا انتقال ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ ۱۱۸۷ھ سب کا سال وفات ہو یا بعض کا ۱۱۸۷ھ میں اور بعض کا ۱۱۸۸ھ میں وصال ہوا ہو لیکن مولانا نجم الغنی نے اپنے دادا کے متعلق یہ خبر دی ہے کہ ۱۱۸۸ھ سے کچھ پہلے یعنی ۱۱۸۷ھ میں ان کا انتقال ہوا ہے جس سے حاجی محمد سعیدؒ کے لئے ۱۱۸۷ھ متعین ہے۔ مگر دوسرے چار حضرات کے متعلق پھر احتمال ۱۱۸۸ھ کا بھی ہے اسی وجہ سے صاحب نزہہ نے احتیاطاً ان بقیہ چار بزرگوں کی تاریخ وفات کو ان الفاظ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مکتوب سید محمد نعمان[1] حسنی بنام حضرت شاہ ابو سعید حسنیؒ۔

(جو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے آخری حالات اور دیگر نادر معلومات پر مشتمل ہے)

باسمہٖ سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ ــــ الحمد للہ علی النعماء والرضا

علی القضا والصبر علی المصیبۃ والبلاء ــــ والصلوٰۃ والسلام علیٰ

سید الشاکرین وزبدۃ الراضین وقدوۃ الصابرین شفیع المذنبین

ورحمۃٍ للعٰلمین محمدٍ وآلہٖ وصحبہ الطیبین الطاہرین وعلیٰ

ورثتہٖ علماء الراسخین والاولیاء المرشدین الیٰ یوم الدین

بعد ھٰذا۔ اگر شرح سوگواری .... واقعۂ ارتحال امام

سنت وجماعت ومقتدائے ارباب کرامت، پیشوائے عرفائے

زماں سر آمد اولیائے جہاں، قطب زمانی، محبوبِ سبحانی سیدنا

ومرشدنا ولی اللہ فاروقی مجدد مآتہ دوم الف ثانی رضی اللہ عنہ

ازیں عالم پُر ملال بصوب دار الافضال بوصال ذو الجلال برصفحۂ

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

میں لکھا ہے۔ قد توفی نحو سنۃ سبع وثمانین ومائۃ والف نزہۃ الخواطر جلد (۶) میں

حضرت شاہ عبد العزیزؒ کے جس مکتوب گرامی کا کہ جگہ ذکر ہے وہ یہی مکتوب (۲) ہے۔

[1] مولانا سید محمد نعمان بن سید محمد ابن سید محمد ہدیٰ ابن عارف باللہ سید محمد علم اللہ حسنی رائے بریلوی قدس سرہم

روزگار ثبت یا بد ہر آئینہ مانند حالِ ما غریبان سزد ؎

چہ بخاطر رسید بار مرا
کہ بہجراں گشید کار مرا

وامصیبتاہ ـــــ ایں چہ بے نیازی...... است کہ ہمچنیں روح مقتدائے را در کمتر وقت بعمر شصت و دو سالگی ندار اِرجعی الیٰ ربّک راضیۃ مرضیہ دادند و اصحاب بدع و ضلال را عشرت آگیں نمودند و اصحاب دین را اندوہگیں کردند یعنی بتاریخ سلخ محرم الحرام ۱۱۷۶ھ یک ہزار و یکصد و ہفتاد و شش یوم السبت وقت الظہر بامر داعی برحق روح مطہرِ آنحضرت از قالب عنصری مفارقتِ نمودہ باوج علیین نشیمن ساختہ...... حالت تمام اصحاب و احباب از مفارقت آنجناب چناں تباہ و خراب بود کہ از حیز تحریر بیرون است ...... انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ رحمۃ اللہ علیہ و علےٰ من بجنابہ یتوسلون ۔ آمدیم برا اینکہ از فضل اللہ و لتصدق جناب حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ و علےٰ آلہ وسلم جاذبۂ حضرت ایشاں علیہ الرحمۃ ایں عاصی را بسوئے خود کشید بشہر ذی قعدہ در بڈھانہ رفتہ بتقبیل آستانۂ متبرکہ استسعاد یافتہ و بملازمت جناب قدسی القاب مشرف گردید و بر حالات خود توجہات عالیات

بیش از بیش یافتہ از آنجا کہ حضرت ایشان جہت تداوی وتدابیر
درماہ ذی الحجہ تاریخ نہم بشہر دہلی بمکان بابا فضل اللہ در مسجد روشن
الدولہ بچوک سعد اللہ خاں نزول فرمودند از فرزندان گرامی میاں محمد صاحب
ومیاں عبد العزیز ومیاں رفیع الدین مدظلہم العالی ـــــ ومیاں
محمد عاشق صاحب ومیاں اہل اللہ صاحب ومیاں محمد فائق
ومیاں محمد جواد ومحمد امین وغیرہ یاران حاضر خدمت بودند
وایں غلام ومیر محمد عتیق ومیر قاسم علی کہ در وقت آخریں
شرف انتساب بیعت یافتہ ـــــ ہر روز بشرف حضور پرنور و
خدمت گاری وسیلۂ حضور در حضور سعادت اندوز میشدیم
مشفقا ایں مجلس آخریں عجب مجلسے بود پرفیض، دائما مہبطِ ملاء
ملکوت ونزول ارواح طیبہ ارکان عالم ناسوت میگردید ونفحات
انس ورحمت ورشحات قدس وبرکت بمثالِ نزول غیث می
بارید اکثر یاران اہلِ نسبت بوجدانِ صحیحۂ خود می دریافتند
ـــــ واحسرتا اہل اللہ وعرفا لا ازال در ہر زمان می باشند اما
ایں چنیں مرد باجمعیت اوصاف حمیدہ اعلم بکتاب وسنت
باجتہاد مطلق ودر حقائق ومعارف بحر مواج ودر علوم دیگر
محض فیاض پس از صدہا سال می آید ؎

یاراں می باید کہ مصابرت و شکیبائی در زبدہ نسبتِ رابطہ حضرت شیخ را بجا مع ہمت در تصور نہادہ بمراقباتِ معلومہ مشغول باشند ان شاء اللہ تعالےٰ فیض صحبت و رابطہ برابر خواہد بود کما یفیض من بعض رسالاتہ رحمتہ اللہ علیہ — والحمد للہ رضا مندی حضرت صاحب قدس سرہ از الصاحب دلوجہاتِ عالیات برحال ایشاں زیادہ از حد بیاں یافتہ اکثر اوقات استفسارِ احوالِ سامی می فرمودند و ماجرائے غارتگری ابدالیاں و رسیدنِ آنصاحب در عین رستخیز و انطفار یا فتن التہابِ نہیب بسبب قدوم گرامی از زباں درفشاں موذی ساختند و شاید کہ منظور لقائے آخریں بضمیر منیر بودہ باشد مرۃً فرمودند کہ "میر ابوسعید ارادۂ آمدن دارند اگر زود برسند بہتر باشد"۔ صاحبِ من ظاہر صحبتِ ایشاں رو باستتار کشیدہ تصنیفات آنحضرتؒ قریب بنوّد بل زیادہ در علوم دین از تفسیر اصول فقہ و کلام و حدیث مثل حجۃ اللہ البالغہ۔ و اسرار فقہ و منصور و ازالۃ الخفاعن خلافۃ الخلفاء و ترجمہ قرآن کہ ہر واحد قریب بہشتاد و نود جز کلاں بحجم خواہد بود و دیگر رسائل در حقائق و معارف مثل الطاف القدس و ہمعات و فیوض الحرمین

وانفاس العارفین وغیرہم کہ نشان از صحبت و برکت خدمت میدہند می باید کہ عزیمت براین آرند کہ ہمہ را نویسایندہ رائج نمایند باندک توجہات سرانجام خواہد یافت و مثل این تصنیفات واللہ اعلم در اسلام تصنیف شدہ باشد یا نہ۔ چنانچہ ارباب بصیرت عبرت یافتہ اعتراف دارند و کلام ایشاں در ہر باب کہ نوشتہ اند اصول است......

و تعین این فقیر و دیگر صاحبزادہا و یاراں حضرت بملاحظہ فرطِ محبتِ سامی بجناب حضرت۔ انیست کہ بمجردِ شنیدان این حادثۂ عظیمہ جہت فاتحہ روحانیت و زیارت مرقد مطہر راہی این صوف خواہند شد۔ لہذا منتظرِ قدوم ہستم اگر زود تشریف بیارند بار دیگر بملاقات سامی مسرور الوقت شوم و اگر توقف در آمدن باشد اعلام نمایند کہ فقیر ہم عزم مراجعتِ وطن دارد۔ و دیگر آں کہ میاں محمد عاشق صاحب بعد سلام فرمودہ اند کہ میر ابوسعید جیو را بنویسید کہ ہر مکاتیب حضرت ایشاں کہ بجانب آنصاحب شرف صدور یافتہ باشند نقل آنہا البتہ بفرستند کہ داخلِ مکاتیب نمودہ شود از حضرت میاں اہل اللہ صاحب و دیگر یاراں و صاحبزادہا سلام اسم باسم مطالعہ فرمائند۔ و کیفیت ارتحال و وصال مرحوم و مغفور غفران پناہ بھائی محمد معین صاحب رحمۃ اللہ علیہ......

بجناب عالی حضرت صاحبؒ قبلہ در مقام بڈھانہ عرض کردم فاتحہ بروحانیت خواندند و تاسفہا نمودند۔

ترجمہ ۔۔ باسمہٖ سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ ۔ اللہ کی حمد ہے اسکی نعمتوں پر نیز جذبۂ رضا بالقضا کے حصول پر اور مصیبت و بلا میں صبر کے حاصل ہونے پر اور درود و سلام سید الشاکرین، زبدۃ الراضین قدوۃ الصابرین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰؐ پر اور آپ کے ضمن میں آپ کے آل و اصحاب پر جو کہ طیب و طاہر تھے اور آپ کے وارثین یعنی علماء راسخین اور اولیائے مُرشدین پر تاقیام قیامت ۔

حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو کہ امام سنت و جماعت، مقتدائے ارباب کرامت، پیشوائے عرفائے زمان، سرآمدِ اولیاء جہاں قطب زمانی، محبوب سبحانی سیدنا و مرشدنا ولی اللہ فاروقی مجدد وقت رضی اللہ عنہ کے انتقالِ پُر ملال کا واقعہ اگر تفصیل سے لکھا جائے تو ہم جیسے غمزدہ لوگوں کے مناسب حال ہے ۔۔ ہمارے دوست کے دل میں کیا آیا کہ ہمیں فراق و مہجوری میں مبتلا کر گیا ۔۔ وامصیبتاہ ۔۔ اللہ تعالیٰ کی شان بے نیازی کا عجیب نمونہ ہے کہ ایسے مقتدا کی روح کو صرف ۶۲ سال کی عمر میں اِرجِعی اِلیٰ ربّک راضیۃ مرضیۃ

والے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف راضی اور پسندیدہ ہو کر رجوع ہو جا)، کی ندا دیدی گئی اور بدعت و ضلالت والوں کو خوش اور اصحاب دین کو اندوہ گین کر دیا گیا ___ یعنی محرم الحرام ۱۱۶۷ھ کی آخری تاریخ میں ہفتے کے دن ظہر کے وقت حکم خداوندی کے مطابق حضرتِ اقدس کے طائر روح مطہر نے اَوجِ علیین پر اپنا نشیمن بنالیا.........

اصحاب واحباب کی حالت، آنجناب رح کی مفارقت سے ایسی خراب و خستہ تھی کہ احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتی..... انا للہ وانا الیہ راجعون ___ اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ پر اور آپ کے متوسلین پر نازل ہو ___

اَب میں اصل مقصد کی طرف آتا ہوں ___ فضلِ الٰہی سے اور درگاہ حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وعلےٰ آلہ وصحبہ وسلم کے صدقے میں اس عاصی کو حضرت رحمتہ اللہ علیہ کی کشش نے اپنی طرف کھینچا چنانچہ ذی قعدہ د ۱۱۶۷ھ، کے مہینے میں بڈھانہ ضلع مظفر نگر جاکر آستاں بوسی کی سعادت حاصل ہوئی اور جناب قدسی القاب (حضرت شاہ صاحب رح) کی صحبتِ اقدس سے مشرف ہوا۔ بڈھانہ سے حضرت ایشاں ۹ ذی الحجہ د ۱۱۶۷ھ، کو بغرض علاج شہر دہلی تشریف

لے آئے اور وہاں بابا فضل اللہ کے مکان پر مسجد[1] روشن الدولہ کے احاطے میں جو چوک سعد اللہ خاں میں واقع ہے۔ فروکش ہوئے۔ فرزندانِ گرامی قدر میں سے میاں محمد میاں عبد العزیز میاں رفیع الدین مدظلہم العالی (اور اقربا و متوسلین میں سے) میاں محمد عاشق صاحب، میاں اہل اللہ صاحب، میاں محمد فائق، میاں محمد جواد (پھلتی) اور خواجہ محمد امین وغیرہ حاضرِ خدمت تھے۔

یہ غلام اور میر محمد علیق نیز میر قاسم علی (ساکنانِ رائے بریلی) جو کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے آخری ایام میں شرفِ بیعت سے مشرف ہوتے تھے۔ ہر روز حاضری اور خدمتگاری سے سعادت اندوز ہوتے رہتے تھے۔

---

[1] مسجد و مدرسہ روشن الدولہ ــــ شاہجہاں آباد (دہلی) میں یہ عمارتیں دریبے کے اندر نواب ؟ روشن الدولہ کی بنوائی ہوئی ہیں۔ ۱۷۲۲ء میں نواب موصوف نے بنوائی تھیں ــ مسجد کے برج سنگ مرمر زرد کے بنے ہوئے ہیں اور نہایت خوبصورت ہیں۔ بڑے در کی پیشانی پر کتبہ کندہ ہے۔ مدرسہ کا مکان ۱۸۵۷ء سے کوتوالی کے متعلق ہو گیا ہے (غرابت نگار مؤلفہ عبد الحق دہلوی)

مشفق من! یہ آخری مجلسیں بھی عجیب پُر کیف اور پُر فیض تھیں
......نفحاتِ انس و رحمت اور رشحات قدس و برکت بارش
کی طرح برستے تھے۔ اکثر اہل نسبت حضرات اپنے وجدانِ صحیح
سے اسکو محسوس کرتے تھے ...... اہل اللہ اور عارف تو
ہمیشہ ہر زمانے میں ہوتے ہیں مگر ایسا مردِ حقانی جو جمیع اوصاف
حمیدہ حامل ہو اور کتاب و سنت کا اجتہادی شان سے بہترین
عالم ہو نیز حقائق و معارف میں بحرِ مواج ہو اور دیگر علوم
میں دریائے زخّار ہو ـــ صدیوں کے بعد پیدا ہوتا ہے ع

بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

......دوستوں کو چاہیئے کہ وہ صبر و شکیبائی کو اختیار کر کے
حضرت شیخ رح کی نسبت رابطہ کو ہمت کے ساتھ تصور میں لا کر
مراقباتِ معلومہ میں مشغول رہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ نے چاہا توفیقِ
صحبت و رابطہ برابر باقی رہے گا جیسا کہ حضرت رحمتہ اللہ علیہ
کے بعض رسائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے ـــ یہ امر بھی لائق
حمد ہے کہ حضرتِ صاحب قدس سرہٗ کی آپ سے رضامندی
اور آپ پر اُن کی توجہات عالیہ کو میں نے حدِ بیان سے
زیادہ پایا۔ اکثر اوقات آپ حالات دریافت فرماتے رہتے تھے

ابدالیوں کی جنگ کا واقعہ اور آپ کا عین اس ہنگامۂ قیامت خیز میں پہونچنا اور آپ کے قدوم گرامی سے آتشِ فتنہ کا فرو ہوجانا ــــ ان باتوں کو حضرت قدس سرہٗ اپنی زبان دُرفشاں سے بیان فرمایا کرتے تھے ــــ شاید آپ سے آخری ملاقات کی تمنا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں تھی چنانچہ ایک مرتبہ یوں فرمایا "میر ابو سعید آنے کا ارادہ کر رہے ہیں اگر وہ جلدی آجائیں تو اچھا ہو" ــــ

صاحب من! حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری صحبت تو اب میسر نہیں آسکتی البتہ علوم دینیہ میں ان کی تصنیفات نوّے۹۰ کے قریب بلکہ اُس سے بھی زیادہ ہیں ــــ تفسیر، اصول فقہ، کلام اور حدیث میں ــــ جیسے حجۃ اللہ البالغہ، اسرار فقہ[ع]، منصورؔ[عہ]، ازالۃ الخفا عن خلافۃ الخلفاء جن میں سے ہر ایک کی کافی بڑی ضخامت ہے ــــ ان کے علاوہ دیگر رسائل ہیں جو حقائق و معارف پر مشتمل ہیں۔ الطاف القدس، ہمعات، فیوض الحرمین اور انفاس العارفین وغیرہا ــــ یہ کتابیں آپکے فیوض و برکات کی نشاندہی کرتی ہیں۔

ع، عہ یہ دونوں کتابیں حیات ولی کی فہرست تصانیف میں موجود نہیں ہیں۔

آپ قصد اس امر کا کریں کہ ان تمام کتابوں کو لکھوا کر رائج فرمائیں۔ یہ کام تھوڑی سی توجہ سے انجام پا سکتا ہے ـــــ معلوم نہیں کہ ایسی تصانیف گزشتہ دور میں ہوئی ہیں یا نہیں؟ واللہ اعلم ـــــ ارباب بصیرت ان کتابوں کی افادیت کا اقرار کرتے ہیں حضرتؒ کا کلام ہر باب میں اصولی حیثیت رکھتا ہے۔..... اس فقیر کو اور صاحبزادگان نیز تمام یارانِ حضرتؒ کو آپ کی محبت کے پیشِ نظر یہ یقین ہے کہ جیسے ہی آپ اس حادثۂ عظیمہ (وفات حضرت شاہ صاحبؒ) کی خبر سنیں گے (فوراً) فاتحہ پڑھنے اور مرقد مطہر کی زیارت کرنے کے لئے دہلی کو روانہ ہو جائیں گے۔ اسی وجہ سے میں منتظرِ قدوم ہوں اگر جلدی تشریف لائیں تو میں ملاقاتِ سامی سے مسرور الوقت ہو جاؤں ـــــ اگر تشریف لانے میں کچھ دیر ہو تو مطلع فرمادیں کیونکہ فقیر بھی وطن کو واپس جانے کا قصد رکھتا ہے ـــــ دوسری بات یہ ہے کہ میاں محمد عاشق صاحب (پھلتی) بعد سلام فرماتے ہیں کہ میر ابوسعید کو لکھو کہ حضرت اقدسؒ کے جتنے مکتوبات بھی انکے نام صادر ہوئے ہیں ان کی نقول ضرور بھیجیں تاکہ ان کو داخلِ مکاتیب کیا جائے۔ حضرت میاں اہل اللہ صاحب اور دیگر متوسلین نیز صاحبزادگان کی طرف سے نام بنام

سلام مطالعہ فرمائیں ۔ میں نے بڈھانہ میں حضرت
قدس سرہ کی خدمت میں مرحوم و مغفور غفران پناہ بھائی
محمد معین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کی کیفیت بیان
کردی تھی ۔ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے ان کی روح کو ایصالِ
ثواب کیا تھا اور بڑا افسوس ظاہر فرمایا تھا ۔

سلسلۂ ولی اللّٰہی کا ایک گمنام متبعِ شریعت درویش

حضرت شاہ عبد القادر خالصپوریؒ

حضرت شاہ ابو سعید حسنی قطبی رائے بریلویؒ کے مختصر حالات اور ان کے تعلقات، حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندان سے ــــ مراسلات کی روشنی میں ــــ تحریر کر چکا ہوں ــــ اب میں انکے ایک خلیفۂ مجاز کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جو اگرچہ بہت کم مشہور بلکہ گمنام ہیں اور علمی حیثیت سے بھی معروف نہیں لیکن اتباعِ شریعت اور روحانیت میں انکا مقام بہت اونچا ہے ــــ انکی یہ خصوصیت ہی کیا کم ہے کہ وہ صرف دو واسطوں سے (بلکہ ایک حیثیت سے ایک واسطے سے) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے حلقۂ طریقت میں شامل ہیں۔ حضرت سید احمد شہیدؒ نے انکی پابندئ اوقات کی خاص طور پر اپنی زبانِ مبارک سے تعریف فرمائی ہے۔ میں نے یہ حالات ایک قلمی رسالے سے اخذ کئے ہیں جو حضرت شاہ عبد القادر خالصپوریؒ کی مختصر سوانح پر مشتمل

ہے اور جس کے مطالعہ کا موقع مجھے لکھنؤ میں مولینا سید ابوالحسن علی ندوی زید مجدہم کی عنایت سے ملا۔ یہ رسالہ حضرت خالصپوری رحمتہ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولوی عبد الغفار خاںؒ نے ۱۲۷۰ھ میں مرتب کیا ہے اور غالباً ان کے ہاتھ کا ہی لکھا ہوا ہے۔ میں نے اپنے اس مضمون کے اندر اس رسالے کے مضامین میں سے اپنے ذوق کے مطابق ضروری مضامین اختصار کے ساتھ لئے ہیں اور حسب ضرورت مؤلف کے مفہوم کو برقرار رکھتے ہوئے ترتیب اور انداز نگارش میں تبدیلی کی ہے۔ کہیں کہیں موکف کے الفاظ بھی نقل کر دیتے ہیں۔ رسالے کی زبان اردو ہے اور قدیم طرز تحریر کا نمونہ ہے۔ میرے نزدیک یہ رسالہ غیر مطبوعہ ہے۔ اتنا اور عرض کر دوں کہ کسی اور تاریخ اور تذکرے میں مجھے حضرت خالصپوریؒ کے حالات نہیں ملے۔ البتہ مولانا حاجی محمد احسن صاحب نگرامی مرحوم نے 'وفیات الاخیار' میں آپ کا نام تاریخ وفات اور مقام مزار درج کیا ہے۔ اور خالصپور کے متعلق لکھا ہے "ضلع لکھنؤ میں بڑا موضع ہے اور پیٹھانوں کی بستی ہے"۔

خاندان اور آبائی وطن

حضرت شاہ عبد القادر خالصپوریؒ

خورجہ میں پیدا ہوئے، والد کا نام غازی خاں تھا آپ کے پردادا
نعمت اللہ خاں نے سب سے پہلے خورجے میں سکونت اختیار کی
تھی۔ وہ عبداللہ خاں رئیس خورجہ کے یہاں رہتے تھے نعمت اللہ
خاں کے پانچ لڑکے تھے جن میں سب سے بڑے حاتم خاں
رسالدار تھے جو شاہ عبدالقادر خالص پوریؒ کے دادا تھے
حاتم خاں الہ آباد میں سکونت پذیر ہو گئے وہاں انہوں نے
ایک پختہ سرائے بنوائی تھی جو بعد میں ایک سڑک کی تعمیر میں
کھد گئی۔ حاتم خاں شہید ہوئے تھے ان کو الہ آباد ہی میں
دفن کیا گیا۔ حاتم خاں کے بعد انکے اہل و عیال پریشان
حال ہو گئے۔ الہ آباد سے فرخ آباد پھر علی گنج آ گئے۔ ذوالفقار
خاں نے ان کی کفالت کی۔ غالباً شاہ صاحب کے والد
نے خورجہ ہی میں اپنی سکونت کا تعلق باقی رکھا شاہ صاحب
قوم سے ترین پٹھان تھے۔ آپکی والدہ سیدانی تھیں۔

عہد طفولیت آپ نے بچپن میں کچھ نہیں پڑھا، بس نماز سیکھ
لی تھی۔ ہوش سنبھالا تو جنگل میں بکریاں چرانے لگے۔ جو تنخواہ دار
معلم آپ کے بھائیوں کے پڑھانے پر مقرر تھا وہ آپ کے گھر
کی مالی حالت کمزور ہو جانے کی وجہ سے دوسرے محلے میں ملازم ہو گیا

آپ اتنا کرتے تھے کہ اپنے بھائیوں کو اپنی نگرانی میں معلّم کے پاس لے جاتے اور واپس لاتے تھے۔ خود نہیں پڑھتے تھے ایک دن آپ نے معلّم سے دریافت کیا کہ اگر میں پڑھنا شروع کروں تو کیا مجھے پڑھنا آجائے گا؟ معلّم نے کہا کیوں نہیں اچھی طرح پڑھنا آجائے گا، شوق ہوگا تو خوب پڑھ لوگے ۔ بعد ازاں آپ نے اپنے چچا شاہ نور صاحب سے (جو شاہ حبیب اللہ قنوجیؒ کے مرید تھے) عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کچھ پڑھ لوں۔ چچا نے فرمایا کہ اس سے اچھی کیا بات ہے؛ چنانچہ آپ نے بکریاں چرانا موقوف کر کے پڑھنا شروع کر دیا۔ اوّل کلام اللہ ختم کیا پھر کریما با معنےٰ پڑھا ۔ اسکے پڑھنے سے جذبۂ شوق بیدار ہوا ۔ دو شعر با معنےٰ پڑھتے اور جنگل میں جاکر ان شعروں کو یاد کرتے اور رویا کرتے تھے ۔ اسکے بعد کچھ کتابیں فارسی کی اور مسائل دین کی پڑھیں ۔ اس زمانے میں تو اتنی ہی تحصیل علم کا پتہ چلتا ہے پھر مرشد کامل سے تعلق ہونے کے بعد بلکہ مرشد کے وصال کے بعد چالیس سال کی عمر میں مشکوٰۃ شریف پڑھنے کا ذکر آپ کے صاحبزادے نے کیا ہے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔

درمیان میں عربی کس سے پڑھی کون کون سی کتابیں اس کا کچھ علم نہ ہو سکا۔

اکلِ حلال اور مرشد کامل کی تلاش

آپ فارسی کی تعلیم حاصل کرکے مرشدِ کامل کی تلاش اور اکلِ حلال کی فکر میں مصروف ہو گئے۔ اکلِ حلال حاصل کرنے کی غرض سے معلمی کا پیشہ اختیار کیا۔ معلمی اس انداز سے کی کہ کسی سے کچھ تنخواہ نہیں ٹھہرائی۔ جو دیدیا وہ لے لیا تنخواہ کا تقاضہ کبھی نہیں کرتے تھے بہت دنوں تک معلمی کی پھر کچھ عرصے سپاہ گری اختیار کرلی اور اسمیں بہت سی مشقتیں برداشت کیں۔ پیر کامل کی تلاش برابر جاری رہی جہاں کہیں کسی بزرگ کو سنا اس سے جاکر ملاقات کی۔ طبیعت میں شریعت کی پابندی بے انتہا تھی جب کسی کو ذرا خلافِ شریعت دیکھا اس سے اعتقاد ہٹ گیا۔

حضرت شاہ ابو سعیدؒ سے تعلق بیعت

رائے بریلی کے کچھ لوگوں نے آپ سے حضراتِ تکیہ کی تعریف و توصیف کی اور یہ بتایا کہ وہ پابندئ شریعت میں ممتاز ہیں وہاں اس وقت حضرت شاہ علم اللہ قدس سرہٗ کی اولاد میں یہ چار بزرگ شریعت دطریقت میں نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔

(۱) حضرت سید محمد عدل عرف سید شاہ لعل رح

(۲) حضرت سید شاہ ابو سعید رح

(۳) حضرت مولانا سید محمد واضح رح

(۴) حضرت میر محمد نعمان رح

ان میں سب سے زیادہ تعریف حضرت شاہ ابو سعید رح کی لوگوں کی زبانی سنی وہ اسوقت حج بیت اللہ کے سفر میں تھے۔ جب سفر حج وزیارت سے واپس آئے تو آپ رائے بریلی حاضر ہوئے۔ پہلے حاجی مراد خاں کے تکئے میں اترے وہاں حضرت شاہ ابو سعید رح کا حال سُنا کہ ان کا ہزاروں روپے کا خرچ ہے۔ داد و دہش کا بازار گرم ہے ایک زبردست لنگر خانہ ہے اور ایک عجیب رئیسانہ شان ہے۔ یہ باتیں سنکر آپ کو خیال ہوا کہ یہاں تو بظاہر درویشی کا کارخانہ معلوم نہیں ہوتا بنا بریں ان کا قصد بغیر ملاقات واپس جانے کا ہوا۔ حاجی مراد خاں نے جو شاہ ابو سعید رح کے فیض یافتہ تھے آپ کو سمجھایا کہ میاں اتنی دور سے آئے اور بغیر ملاقات جا رہے ہو یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے جا کر ملاقات تو کرلو پھر جیسا تمہارا جی چاہے ویسا کرنا۔ — اور یہ بھی کہا کہ حضرت کو اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا دونوں بھرپور

دیئے ہیں۔ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں ہزار ہا روپیہ خرچ کیا ہے
للہ فی اللہ خرچ کرتے ہیں، غرض حاجی صاحب کے کہنے سننے سے
آپ خدمت شاہ ابو سعیدؒ میں حاضر ہوئے چند روز رہ کر بھی حضرت
رائے بریلویؒ کی شانِ امارت دیکھ کر ان کا اعتقاد نہ جما۔
واپس جانے کا ارادہ کیا۔ حضرتؒ نے اپنی روشن ضمیری سے صورت
حال کا اندازہ لگا لیا اور فرمایا۔ میاں عبد القادر! تم کو پیر
کی تلاش کرتے کرتے پچیس سال ہو گئے ابھی تک تمہیں موافقِ
طبیعت کوئی پیر نہیں ملا! سن لو قیامت تک تم کو تمہاری طبیعت
کے موافق پیر نہیں ملے گا اسلئے کہ تم بے عیب پیر ڈھونڈ رہے
ہو حالانکہ بے عیب ذات اللہ تعالیٰ کی ہے تم اس طرزِ عمل سے
راہِ سلوک کی برکات سے محروم رہ جاؤ گے۔ بہتر یہ ہے کہ جسمیں
دس نیکیاں اور دو برائیاں ہوں اسی کو غنیمت جان لو۔
یہ طریقہ بغیر پیر کے حاصل نہیں ہوتا اگر پیر کامل نہ بھی ہو اور
شوق، کامل ہو تو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تک جو
پیرانِ طریقت کا سلسلہ ہے وہ ذریعہ فیض بن جائے گا حضرتؒ
کی یہ بات آپکے دل میں جم گئی۔ اس کے بعد آپ نے عرض کیا کہ
اب میں آپ ہی سے بیعت کرتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ خلافِ

شریعت کوئی عمل نہ کروں گا۔ خدمت آپ مجھ سے جو چاہیں لیں حتیٰ
کہ بیت الخلا کی صفائی پر متعین فرمادیں اُس خدمت سے بھی گریز
نہیں ہے۔

حضرتؒ نے فرمایا "بھائی میں تم سے کیا خدمت لوں گا میں
تو خود ہی تمہاری خدمت کروں گا"۔ شاہ عبدالقادرؒ فرمایا کرتے
تھے کہ عنایت الٰہی اور حضرتِ مرشدؒ کی توجہ سے میرا مطلب
آٹھ دن میں حاصل ہو گیا۔ بعد حصولِ مقصود آپ نے وطن جانے
کی اجازت چاہی تو حضرتؒ نے اور حضرت کے صاحبزادے
میاں سید ابو اللیث صاحبؒ نے روک لیا، چنانچہ آپ آستانۂ مرشد
پر عرصہ تک رہے۔

شادی آپ نے ابھی تک شادی نہیں کی تھی پیر و مرشد
کی وفات کے بعد چالیس سال کی عمر میں جبکہ مشکوٰۃ شریف
پڑھ رہے تھے اس میں نکاح نہ کرنے پر تہدید کی حدیث آئی
تو خوف کھا کر قصد نکاح کیا۔ نکاح کے لئے یہ شرط لگائی کہ کوئی
رسم خلافِ شرع نہ ہونے پائے اور عورت کا سب خاندان
نمازی ہو۔ حضرت مولانا سید محمد واضحؒ نے ان شرطوں کو
ملحوظ رکھ کر اپنے ایک مرید لعل خاں سے فرمایا کہ وہ اپنی لڑکی

شاہ عبدالقادر کو منسوب کردیں، چنانچہ لعل خاں کی صاحبزادی سے آپ کا نکاح ہو گیا۔

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا جذبہ مولوی عبدالغفار خاں صاحب نے لکھا ہے کہ پیرزادہ میاں کلّم صاحب جو بانس بریلی کے رہنے والے اور حضرت سید محمد معصوم قدس سرہٗ کی اولاد میں تھے بڑے صاحبِ جلال اور غصہ ور تھے۔ ان کا مزاج تو درویشانہ تھا۔ مگر ظاہری شکل و صورت بالکل خلاف شرع تھی ــــ میاں صاحب موصوف والد صاحب کے اوصاف سنکر باشتیاقِ تمام ملاقات کے لئے لکھنؤ سے خالص پور آئے ــــ میں نے والد صاحب سے ازراہِ احتیاط عرض کیا کہ میاں کلّم صاحب آپ سے ملاقات کرنے آرہے ہیں ان کی ظاہری شکل و صورت خلافِ شرع ہے آپ ان سے باخلاق پیش آیئے اور کچھ نصیحت نہ فرمایئے ان کے مزاج میں غصہ بہت ہے۔ آپ نے فرمایا میاں کہہ چکے؟ سنو انشاء اللہ میرا پہلا کلام نصیحت ہی کے سلسلے میں ہوگا۔ خبردار تم لوگ ان سے کچھ نہ بولنا چاہے وہ مجھے زدوکوب ہی کیوں نہ کریں۔ یہ سن کر ہم سب مجبور ہو گئے اور تشویش تھی کہ کیا صورت بنے گی۔ اتنے میں میاں صاحب ظہر کے وقت تشریف لے آئے۔ آپ نے ان کو اپنے مصلے پر بٹھایا

وہ مصلے پر نہ بیٹھے، پھر آپ نے فرمایا میاں صاحب مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے انہوں نے فرمایا حضرت میں سب سمجھ گیا اور میں نے مان لیا۔ آپ کی خدمت میں توبہ کر کے آیا ہوں اور اس امر کی دعا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ مجھ کو توفیق نیک دے اور اپنے باپ دادا کے طریقے پر چلائے

حضرت سید احمد شہیدؒ کی آپکے بارے میں رائے امام المسلمین حضرت سید احمد شہیدؒ جب حج بیت اللہ سے واپس ہوئے تو اپنی محفل میں فرمایا کہ میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ گیا راستے میں اور ان مقامات مقدسہ میں بہت سے بزرگوں سے ملاقات کی مگر میں نے شاہ عبدالقادر خالص پوریؒ جیسا پابند اوقات اور سید محمد جامع جیسا کلام اللہ پڑھنے والا نہیں پایا۔ حضرت سید شہیدؒ خالصپور تشریف لائے تو وہاں بھی یہی فرمایا کہ آپ کی سی پابندیٔ اوقات میں نے کسی میں نہیں پائی اس کو سن کر از راہ تواضع آپ نے فرمایا "میاں مجھ جیسا ناکارہ تم نے نہ دیکھا ہوگا"۔

حضرت سید احمد شہیدؒ خالصپور میں آپ کے صاحبزادے لکھتے ہیں کہ جب امام المسلمین حضرت سید احمد شہیدؒ سفر حج سے واپس آئے تو یہ عاصی ملاقات کو گیا سید صاحبؒ نے مجھ سے مخاطب ہو کر

فرمایا خان جی! ہمارے حضرت کا کچھ حال بیان کرو، میں نے عرض
کیا حضرت ان کا عجیب حال ہو گیا ہے کبھی ہنستے ہیں کبھی روتے ہیں
اور اشعار بھی بہت پڑھتے ہیں۔ سید صاحبؒ نے فرمایا کہ مجھے ان کی
ملاقات کا بہت اشتیاق تھا اور یہ حال سن کر اور زیادہ اشتیاق
ہو گیا مگر اس وقت چونکہ دہلی کے چند علماء میرے یہاں مہمان
ہیں۔ اسلئے ابھی نہیں جا سکتا ان حضرات کے تشریف لے جانے
کے بعد جلد حاضر ہوں گا۔ فی الحال میرا سلام کہنا اور یہ کہنا
کہ میں نے اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے صدہا آدمیوں کے ساتھ حج
کیا، اللہ تعالےٰ نے بہت سی ایسی ظاہری و باطنی نعمتیں مجھے عنایت
فرمائیں کہ میں ان کو بیان نہیں کر سکتا میاں عبدُ الغفار خان
بیان کرتے ہیں کہ میں نے خالصپور آکر سلام و پیام عرض کر دیا
مگر اتفاق کی بات اسکے چند روز بعد آپ کی یہ کیفیت ہو گئی تھی کہ
بالکل خاموش رہتے تھے تھوڑے دنوں بعد امام المسلمین
حضرت سید احمد شہیدؒ کثیر التعداد رفقاء کے ہمراہ خالصپور
بغرض ملاقات تشریف لائے۔ مجھے بڑی ندامت ہوئی کہ میں نے
اس وقت والد صاحب کا جو حال بیان کیا تھا اب وہ حال
نہیں اَب تو خاموش رہتے ہیں کسی سے کلام نہیں فرماتے

اور جو کوئی عرض کرتا ہے تو اس سے یہ فرما دیتے ہیں "میاں چپ رہو" میاں تم نے سنا نہیں کہ "جو بولا سو مارا گیا" جب سید صاحبؒ نے آپ کو سلام کیا آپ نے وعلیکم السلام کہہ کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا اور یہ مشہور عارفانہ رباعی پڑھی۔

آں کس کہ ترا شناخت جاں را چہ کند
فرزند و عیال خانماں را چہ کند
دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانۂ تو ہر دو جہاں را چہ کند

پھر فرمایا اے سیّد!

خدا دارم، ہمہ دارم دگرم، ہیچ نباید۔

پھر یہ پڑھا۔

رب بن محبوب کو کچھ نہ سہائے آگ لگے سب جل بل جائے

ایک سو چالیس آدمی حضرت سیّد احمد شہیدؒ کے ہمراہ آئے اور ان کے علاوہ خالصپور کے باشندے بھی اس وقت موجود تھے ان کلمات کو سن کر سب کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ لکھنؤ کے ایک پیرزادے بھی ہمراہی میں تھے انہوں نے فرمایا سیّد صاحب آپ پر قربان جائیے آپ نے ایسے اچھے بزرگ سے ملاقات کرادی۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کی درخواستِ دعا اور استفادۂ باطنی اس کے بعد حضرت سید احمد شہیدؒ نے سب صاحبوں کو وہاں سے رخصت کیا صرف میاں عبدالغفار خاں سے فرمایا کہ تم یہاں رہو۔ پھر فرمایا کہ حضرت میرے تین مقاصد ہیں ایک تو میں یہ چاہتا ہوں کہ میرا جان و مال، اسباب، تن بدن اور جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی راہ میں صرف ہو اور اللہ تعالیٰ مجھ کو قبول فرما لے۔ آپ سے اس کے لئے دعا کا طالب ہوں۔

دوسرا مقصد یہ ہے کہ آپ مجھے کچھ وصیت کریں تاکہ میں اس پر عمل کروں آپ نے فرمایا میاں میری وصیت کی کیا ضرورت ہے تم پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے سید صاحبؒ نے فرمایا حضرت کچھ تبرکاً ہی فرما دیجئے اس وقت حضرت سید شہیدؒ آپ کی چارپائی کے نیچے آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے، آپ از راہ شفقت و محبت سید شہیدؒ کے سر مبارک پر ہاتھ پھیرتے جاتے تھے اور ان کی داڑھی میں خلال کر رہے تھے۔ یکایک آپ نے مشرق کی طرف ٹکٹکی لگائی پھر تھوڑی دیر بعد سید صاحبؒ کی طرف منہ کر کے نصیحت و وصیت کے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

"میاں ! استقامت اور شریعت کے"
ان الفاظ کو تین مرتبہ فرمایا۔

تیسرا مقصد سید صاحب نے یہ پیش کیا کہ آپ مجھے توجہ دیجئے۔
آپ نے فرمایا میاں اس لائق نہیں ہوں ۔ آپ کے صاحبزادے
لکھتے ہیں کہ حضرت سید صاحبؒ نے مجھ کو اشارہ کیا کہ میں اس سلسلے
میں سفارش کروں میں نے عرض کیا کہ حضرت آپ تو صاحبزادوں کو
بہت مانتے ہیں اور سب سے زیادہ محبت آپ کو سید صاحب سے
ہے لہٰذا آپ نے اگر کسی کو توجہ نہ بھی دی ہو تب بھی سید صاحب کو
توجہ دیجئے اور توجہ تو آپ اوروں کو دیتے رہے ہیں ۔ اس کو
سنکر آپ نے اپنے صاحبزادے کو ڈانٹا اور فرمایا" ارے تو کہیں
بولتا ہے"۔ اور سید صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا "میاں گھر کا
بھیدی لنکا ڈھائے"۔ پھر فرمایا اچھا میاں تمہاری خوشی یہی ہے
تو بیٹھو چنانچہ گھڑی بھر توجہ دی ۔ توجہ سے فراغت کے بعد حضرت
سید صاحبؒ نے فرمایا کہ اس وقت نسبتِ قادریہ تھی میں نسبتِ
نقشبندیہ کا بھی مشتاق ہوں فرمایا کل فجر کو ۔ دوسرے روز حسب
وعدہ نسبتِ نقشبندیہ کی توجہ دی ۔ اس موقع پر میاں عبدالغفار
صاحب یہ لکھنے کے بعد کہ سید صاحب والد صاحب کے پیر و مرشد

کے نواسے تھے اور والد صاحب کے شاگرد بھی تھے۔ یوں رقمطراز ہیں۔

"سبحان اللہ سید صاحبؒ کیا عاشق اللہ کے تھے۔ کچھ اپنی غرض نہ تھی نہ فتح کی نہ ملک کی فقط رضامندئ مالکِ حقیقی مطلوب تھی، ویسے ہی مقبول ہوئے کہ لاش بھی تصدق ہوگئی۔ اس کا بھی پتہ نہ لگا اور ہزار ہا آدمی دینِ اسلام سے فیضیاب ہوئے اس عاصی نے سید صاحب سے عرض کی تھی کہ آپ جہاد کو...... تشریف لئے جاتے ہیں یہاں پہلے مسلمانوں کو اسلام پر پکا کیجئے پھر تشریف لیجایئے آپ کی ذات سے ہزاروں کلمہ گو (پکا) مسلمان ہوا ہے۔ غرض ان کو شوق، جہاد کا ایسا تھا، اور شہادت کا بھی، جلد منظور الٰہی ہوئی۔"

وفات حضرت شاہ عبدالقادر خالصپوریؒ نے ۱۴ ذیقعدہ ۱۲۴۰ھ بروز یکشنبہ قریب صبح صادق وفات پائی۔ خالصپور میں مزار ہے۔ مولوی محمد علی صاحب، کوئی بزرگ ہیں انہوں نے تاریخِ وفات اس طرح لکھی۔

چو جستم سالِ تاریخِ وفاتش
خرد گفتا، "بجنت شد مقامش"
۱۲۴۰ھ